بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۸

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

ایڈیٹر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی سنگھ امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت چندہ

والیان ریاست سے سالانہ ... [illegible]
رؤساء و جاگیرداروں سے ... [illegible]
عام خریداروں سے ... [illegible]
ششماہی ... [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ ... ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ... ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۵ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء یوم جمعہ

فہرست مضامین

نظم (مدح سرائی اخبار اہلحدیث) … ۱
انتخاب الاخبار … ۲
دیانند سوامی اور رادھا سوامی … ۳
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم … ۴
قادیانی نبی کی نماز تہجد ۵ — قادیانی فلسفہ ۶
ہند مسلم اتحاد اور رفع فساد کی صورت … ۷
اسلامی سلام کے احکام … ۸
مولوی بشیر کی گھبراہٹ … ۱۰
جماعت اسلام اور فرائض علماء کرام … ۱۱
تائید [illegible] … [illegible]
[illegible] … [illegible]
[illegible] … [illegible]
اشتہارات … [illegible]

مدح سرائی اخبار اہلحدیث

(از قلم محمد شاد صاحب الموی متعلم مدرسہ فیض عام مئو ناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ)

پیکر حسن و ادا ہے تو ہی اے اہلحدیث — مظہر عشوہ و غمزہ تو ہی ہے اہلحدیث
محو کرتا ہے جہاں کو چاند سا مکھڑا ترا — تیرے ہر اندام سے آتی ہے خوشبوئے وفا
سچ بتا کر نور ہے تو یا کہ مہ خورشید ہے — سال چھتیس سے تیا پائی ہے [illegible]
تیرے حسن کے محاسن میں نہ کر سکتا بیان — لوح دل تارک ہے جبھی [illegible]
کیوں نہ کر سکے [illegible] دنیا کو تو — کیا ہی تو شیریں سخن ہے [illegible]

[illegible] سب [illegible] اعداء سے [illegible] حال
[illegible] روشن تیرا ہے [illegible] کمال

ahlhadimuslim.de

انتخاب الاخبار

پنجاب میں پریس ایکٹ کے نئے وار

پچھلے دنوں ورجنت "سیالکوٹ سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ ابھی ہم اسکے افسوس سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اطلاع ملی کہ آریہ ویر" اور "آریہ مسافر" سے اور ان پریسوں سے جن میں یہ اخبار چھپتے ہیں ایک ایک ہزار روپے کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔ جن مضامین کی بنا پر ضمانتیں طلب کی گئی ہیں ہم ان کی صحت یا غلطی پر بحث نہیں کرتے۔ ہاں اخباری برادری کی حیثیت سے ہمیں سخت افسوس ہے خدا وہ دن جلد لائے کہ پریس ایکٹ جہد سیف میان میں داخل کر دی جائے۔ ورنہ خدا جانے اس کے ساتھ کس کس کا سر قلم کیا جائیگا۔

جلسہ اہل حدیث کانفرنس

۷-۸-۹- اپریل کو

فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہو رہا ہے۔ ہمدردان و شائقین کو دعوت پہنچے یا نہ وہ خود توحید و سنت کے اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں۔ جو اصحاب تشریف آوری سے ایک ہفتہ قبل سیکرٹری صاحب مجلس استقبالیہ کو فتحگڑھ میں اطلاع بھیجینگے ان کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مجلس ہوگا۔ ورنہ دیگر اصحاب کے صرف قیام کا انتظام ہوگا۔ طعام کے وہ خود ذمہ دار ہونگے۔

فتحگڑھ چوڑیاں امرتسر سے ۱۹ میل کے فاصلہ پر امرتسر نارووال لائن پر ریلوے سٹیشن ہے۔ اگر براہ راست ریلوے ٹکٹ نہ مل سکے تو امرتسر کا ہی لے لیا جائے۔ امرتسر سے نیا ٹکٹ آرام سے خریدا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں دروازہ رام باغ امرتسر شہر سے موٹر لاری بھی جاتی ہے مگر سڑک کچی ہونے کے باعث یہ سفر موزوں نہیں۔ اسلئے ریل کا سفر بہتر ہے۔

—— امرتسر گذشتہ فساد کی وجہ سے ۹ مارچ تک ہندوؤں نے ہڑتال رکھی۔ ایک وفد نے صاحب ضلع سے مل کر چند مطالبات پیش کئے جن کا جواب تسلی بخش ملنے پر ۱۰ مارچ کو ہڑتال کھول دی۔ اب شہر میں بالکل امن و امان ہے۔ کرفیو آرڈر کا وقت بھی تبدیل کر کے گیارہ بجے رات سے صبح چار بجے تک کر دیا گیا ہے۔ ۴ مارچ کو سکھوں کے ایک جتھہ نے دفعہ ۱۴۴ کو توڑنے کے لئے ہولے کا جلوس نکالا۔ جس کی وجہ سے بکثرت گرفتاریاں عمل میں آئیں آخرکار ان سب کو رہا کر دیا گیا۔

—— امرتسر سے ۲۰ ستیہ آگرہیوں کا پہلا جتھہ ۲۔ مارچ کو حیدرآباد دکن روانہ ہوا ہے۔ (شائد مزید جتھہ بازی کا سلسلہ بھی جاری رہے)۔

—— لاہور میں پولیس نے جعلی چونیاں چلانے والے ایک گروہ کے ۴ ممبروں کو گرفتار کیا ہے ان کے قبضہ سے ۱۲۴ جعلی چونیاں برآمد ہوئیں۔

—— احرار پولٹیکل کانفرنس لاہور میں ۱۲۔ مارچ کو منعقد ہوئی۔

—— مولانا عبیداللہ صاحب سندھی ہندوستان تشریف لے آئے ہیں۔ آجتک کراچی میں ہی مقیم ہیں۔

—— تری پوری ۱۲۔ مارچ۔ آل انڈیا نیشنل کانگرس کا اجلاس ختم ہو گیا ہے۔ صدر کانگرس مسٹر سوبھاش چندر بوس باوجود شدید علالت کے اجلاس میں شامل ہوئے آپ کا شاندار جلوس نکالا گیا۔ اجلاس میں وزیر اعظم یوپی (مسٹر پنت) نے ایک رزولیوشن کہ "اس ایوان کو گاندھی جی پر کامل اعتماد ہے"۔ ایک سو ساٹھ ممبروں کی تائید سے پیش ہوا۔ جسے پیش کرنے کی اجازت صاحب صدر نے نہ دی۔ اس وجہ سے ممبران کانگرس میں کشیدگی کا خطرہ تھا مگر کثرت رائے سے یہ رزولیوشن پاس ہو گیا مسٹر بوس بھی صحت یاب ہونے پر گاندھی جی کے پاس جائینگے اور گاندھی جی کی خواہش کے مطابق نئی ورکنگ کمیٹی قائم کرینگے۔ اب جس خطرے کا خدشہ تھا وہ دور ہو گیا ہے۔ اجلاس میں ہندوستانی ریاستوں، معاملات خارجہ، غیر ممالک کے ہندوستانی، فلسطین اور بلوچستان کے متعلق رزولیوشن پاس کئے گئے۔

—— روم۔ سرکاری اعلان ہے کہ نو آبادیات کے معاملہ میں اگر نیت و عقل سے کام لیا گیا تو جرمنی اور اٹلی ان کا فیصلہ تلوار سے کرائینگے۔

مولانا محمد صاحب بٹالوی کے صدمہ میں انتقال فرما گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم متقی، صالح جنگ تھے اس لئے آپ کی زندگی خاندان کے لئے موجب صد برکات تھی۔ لیکن فرمان خداوندی لکل اجل کتاب ہر حال صادق ہے۔ اس لئے بجز اسکے چارہ نہیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔

—— لندن اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت برطانیہ آئندہ ہفتے فلسطین کے متعلق اپنی جدید تجاویز یہودیوں اور عربوں کے سامنے پیش کر دیگی۔ جن کی رو سے فلسطین کو مختلف حصوں میں تقسیم کر کے اعلان کیا جائیگا کہ جب عربوں اور یہودیوں میں کافی میل جول ہو جائے تو فلسطین کو آزاد حکومت دیدی جائے۔ جس میں ان کو تناسب آبادی کے لحاظ سے نمائندگی دی جائیگی اور یہود کے داخلہ کی تعداد محدود کر دی جائیگی۔

—— کابینہ مصر نے فلسطین اور مصر کے درمیان سڑک تعمیر کرنے کے لئے ایک لاکھ ساٹھ ہزار مصری پونڈ منظور کئے ہیں۔

—— لندن۔ برطانیہ نے حکومت چین کو تیس یا پینتیس لاکھ پونڈ قرضہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ جاپان کے مقابلے میں چین کی مالی حالت اچھی ہو جائے۔

—— راجکوٹ کے معاملہ میں گاندھی جی نے فاقہ کشی اختیار کی تھی۔ وائسرائے ہند کا یقین دلانے پر کہ راجکوٹ کا معاملہ چیف جسٹس ہندوستان کے سپرد کر دیا جائیگا گاندھی جی نے فاقہ کشی ترک کر دی ہے اور آجکل دہلی میں وائسرائے ہند سے ملاقات کرنے آئے ہوئے ہیں۔

—— دہلی جمعیۃ العلماء کے اجلاس میں یہ تجاویز پاس کی گئیں (۱) طلاق، خلع، نکاح اور شفعہ وغیرہ معاملات کا تصفیہ شریعت اسلامیہ کے مطابق کرنے کے لئے حکومت محکمہ قضا کا تقرر کرے۔ (۲) وارد ہا سکیم میں اسلامی تعلیم کو داخل کیا جائے۔ (۳) مدح صحابہ کے متعلق حکومت یوپی کے موجودہ رویہ کے خلاف اظہار ناراضگی کا اظہار۔ (۴)

جامع القرآن والحدیث ۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ (ع۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۵- محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

...AL MUSLIM UNIV...

دیانند سوامی اور مسیح قادیانی

یہ دونوں صاحب اپنے اپنے مشن میں گو مختلف ہیں مگر ان کے اتباع اور پیروکار ایک بات میں ضرور شریک ہیں وہ کیا ہے؟ آج کل کی اصطلاح میں زبانی لسانی پروپاگنڈا ان لوگوں کی تحریریں دیکھو اور تقریریں سنو تو معلوم ہوگا کہ ہٹلر اور مسولینی کی تقریروں سے بھی زیادہ زوردار ہوتی ہیں۔ جن کا ایک ایک لفظ فاتحانہ حیثیت اظہار کرتا ہے۔ لیکن اس کی تہ میں جانے سے بدھ کے لڈو کی مثال یاد آجاتی ہے۔ قادیانی اخبارات دیکھو تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا انہوں نے ساری دنیا میں احمدیت کی تعلیم پہنچادی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ذریۃ البغایا کے سوا سب نے احمدیت کا اثر قبول کر لیا، خصوصاً یورپ میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ دیا، تمام پادری سرنگوں ہوگئے، عیسائی یسوع مسیح کو بالکل چھوڑ بیٹھے۔ یہ سب کچھ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا اثر ہے۔

یہی حال آریہ سماج کا ہے۔ ان کا بھی یہی طریق ہے بلکہ وہ تو مرزائی جماعت سے بھی چند قدم آگے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ زبان اور قلم سے کہتے جاتے ہیں کہ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش نے قرآنی تعلیم کو خلط کر لیا زمانہ حال کے مفسرین سوامی جی کے حملہ سے تنگ آکر قرآن کے معنی تبدیل کر رہے ہیں۔ اس فہرست میں سب سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم کا نام لیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے قرآن مجید کی جو تاویلات کی ہیں وہ سوامی جی کے حملے کے اثر سے کی ہیں۔ آریہ اخبار "پرکاش" لاہور ۱۳ نومبر ۳۸ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی ہے :-

"ستیارتھ پرکاش کی چھاپ تفاسیر قرآن پر"

حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آریوں نے سوامی دیانند اور ان کی تصنیف "ستیارتھ پرکاش" کے ساتھ جیسا برتاؤ کیا ہے۔ ایسا برتاؤ اخوان یوسف نے بھی یوسف کے ساتھ نہ کیا تھا۔ ہم آیندہ کبھی اس کی تفصیل کریں گے۔

کچھ شک نہیں کہ سوامی جی کی مروجہ ستیارتھ پرکاش کے اندر چودھواں باب بھی ہے۔ جس میں قرآن مجید پر ایک سو انسٹھ ۱۵۹ اعتراضات درج ہیں۔ ان سب کے جوابات ہم نے اپنی کتاب "حق پرکاش" میں دیدیئے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی تردید میں چودھواں باب اور بائیبل کی تردید میں تیرھواں باب سوامی دیانند کی تصنیف نہیں ہے۔ جس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ سوامی دیانند کے زمانہ کی "ستیارتھ پرکاش" (مطبوعہ ۱۸۷۵ء) جو مراد آباد کے ایک رئیس (راجہ کرشن داس) نے چھپوائی تھی اس میں یہ دونو ابواب نہیں ہیں۔ سوامی جی کا اکتوبر ۱۸۸۳ء میں انتقال ہوا۔ اس آٹھ سال کے عرصے میں دوسری مرتبہ ستیارتھ پرکاش نہیں چھپی جس میں یہ دو باب ملحق ہوں۔ آریہ اگر اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ یہ دو باب سوامی جی کی تصنیف ہیں تو کوئی ستیارتھ پرکاش سوامی جی کی زندگی میں چھپی ہوئی دکھائیں جس میں یہ دو باب مندرج ہوں۔ اسی کی ہو بہو نقل جو پنڈت کالو رام نے چھپوائی تھی اس میں بھی نہیں ہیں۔ ہم یہ بات سنی سنائی نہیں کہتے بلکہ ستیارتھ پرکاش کے یہ دونو نسخے ہمارے پاس موجود ہیں۔ جو آریہ چاہے آکر دیکھ سکتا ہے۔

اس دعوے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اس میں اعتراضات ایسے کمزور ہیں کہ کسی ودوان (علم دار) کے قلم کے سے ان کا صدور بہت بعید ہے۔ ہم اس جگہ ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں :-

(۱) قرآن مجید کی سورہ احزاب میں ذکر ہے کہ کافر لوگ جب جہنم میں ڈالے جائیں گے تو تابعدار اپنے متبوعین کے حق میں کہیں گے :

رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ

(اے اللہ جن لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا انکو دگنا عذاب کر)

اس آیت کا مضمون بالکل صاف ہے کہ مرید اور چیلے اپنے گمراہ کنندہ پیروں اور گروؤں کے حق میں ایسا کہیں گے اب ستیارتھ پرکاش کا اعتراض سنئے۔ لکھا ہے کہ :

واہ کیسے موذی پیغمبر ہیں کہ خدا سے دوسروں کو دگنا دکھ دینے کی دعا مانگتے ہیں۔

(باب ۱۴۔ سوال نمبر ۱۳۸)

یہ اعتراض انصاف اور علم سے کس قدر بعید ہے کہ مقولہ تو کفار کا ہو اور انبیاء کا بتایا جائے جس کی مثال ہے ستیارتھ پرکاش سے وام مارگیوں کا مقولہ لیکر سوامی دیانند کا بتایا جائے۔ کیا ہی انصاف ہے؟

(۲) سورہ یٰسین کے شروع میں یہ الفاظ ہیں :

"تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ"

جس کا ترجمہ ستیارتھ پرکاش میں یوں کیا گیا ہے :

"اتارا ہے خدا غالب مہربان نے"

یہ ترجمہ ہی بتارہا ہے کہ یہاں غالب خدا کی صفت ہے اس پر اعتراض جو کیا گیا ہے اُسے سن کر رونا آتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ :-

ملحوظ: توضیح کمالات اسلام صفحہ ... میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ... [illegible] ... بازاری عورتوں کے بچے ... یہ اصطلاح انکی طرف سے ہے۔

[illegible]

اگر محمد صاحب سب پر غالب ہوتے تو سب سے
زیادہ عالم اور نیک چلن کیوں نہ ہوتے۔
(باب ۱۴ نقرہ ۱۳۰)

سماجی مترو! بہت عرصہ ہوا کہ ہم نے اس قسم کے اعتراضات کا مجموعہ ایک رسالہ کی صورت میں شائع کردیا۔ جس کا نام ہے "سوامی دیانند کا علم و عقل"۔ جو یقیناً آپ لوگوں کی نظر سے بھی گزرا ہوگا۔

ہمارا گمان تھا کہ آریہ سماجی چونکہ ستیارتھ پرکاش کے ہر ایک نئے اڈیشن کو ترمیم کرکے چھاپتے ہیں۔ ان اعتراضات کو سن کر سوامی جی کی طرف ان کو منسوب کرنا چھوڑ دینگے۔ مگر یہ عجیب دلیری ہے کہ ایسے ہی اعتراضوں کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ سرسید احمد خاں مرحوم بھی ان سے مرعوب ہوکر قرآنی تفسیر کو تبدیل کرنے پر مجبور ہوگئے تھے ہم شروع میں بتا آئے ہیں کہ ان دو گروہوں (آریہ اور مرزائیہ) کو ایک معنی سے باہم مشابہت ہے۔ اب ہم اس کی تائید میں ایک اور مثال پیش کرتے ہیں۔

جس طرح آریہ سماج ایسی کتاب پر فخر کرتی ہے جو کہ نیست و نابود کردینے کے قابل ہے۔ اسی طرح جماعت مرزائیہ ایسے واقعات کو جو ان کی شکست کا اظہار کرتے ہیں اپنی فتح کا نشان بتاتی ہے۔

تمام لوگوں کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا تھا کہ اگر میں مولوی ثناء اللہ سے پہلے مرجاؤں تو جھوٹا ٹھیرونگا۔ واقعہ جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ آج مرزا صاحب کو انتقال کئے تیس برس گزر چکے ہیں۔ باوجود اس کے جماعت مرزائیہ یہی کہے چلی جاتی ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا زندہ رہنا ہمارے مرزا صاحب کی صداقت کا نشان ہے۔

ہماری دعا ہے کہ خدا کرے ایسے نشانات ان کے حق میں بکثرت پیدا ہوں۔

یہی آریہ مضمون نگار قرآنی تعلیم متعلقہ نکاح پر اعتراض کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

قرآن شریف کی رو سے مرد عورت کو مارنے پیٹنے کا بھی حق رکھتا ہے چنانچہ عورت کو اسی لئے فارسی میں زن کہتے ہیں۔ جس کے معنی مارنے کے ہیں۔

بے شک قرآن مجید میں مرد کو عورت کا حاکم بنایا گیا ہے اور بوقت نافرمانی تنبیہ کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے لیکن سوامی دیانند نے عورت کو جس درجے میں لکھا ہے وہ بھی سننے کے قابل ہے

عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھویں برس تک عورت کو حمل نہ ٹھیرے) اولاد ہوکر مرجائے تو دسویں برس تک جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں تو گیارھویں برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۴ نمبر ۱۴)

آریہ مترو! آریہ سماج کا چوتھا اصول یہ ہے کہ "جھوٹ کو چھوڑ دینا اور سچ کو قبول کرنا" اس سنہرے اصول کو ملحوظ رکھ کر بتاؤ کہ مذکورہ بالا صورتوں میں عورت کا کیا قصور ہے؟ کیا عورت کا بانجھ ہونا؟ (۲) آٹھ برس تک حمل نہ ہونا؟ (۳) اولاد ہوکر مرجانا؟ (۴) لڑکیاں ہی پیدا ہونا؟ کیا ان امور میں عورت کو بھی کچھ دخل ہے؟ آہ کس قدر ظلم ہے کہ ایسے کاموں کی وجہ سے عورت کو چھوڑ دیا جائے جو اس کے بس میں نہیں ہیں۔

اور سنئے! سوامی جی نے عورتوں کو یہاں تک ذلیل کیا ہے کہ ان کے پیارے ناموں میں بھی ذلت داخل کردی ہے۔ لکھا ہے:۔

منحوس نام والی رکش یعنی اشونی۔ بھرنی روہنی دیئی۔ ریوتی بائی۔ چیتری وغیرہ ستاروں کے نام والی۔ تلسیا۔ گیندا۔ گلابی۔ چمپہ۔ چمبیلی وغیرہ پودوں کے نام والی۔ گنگا جمنا وغیرہ ندی نام والی۔ چانڈالی وغیرہ نیچ نام والی۔ بندھیا۔ ہمالیہ۔ پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی کوکلا۔ مینا وغیرہ پرند نام والی۔ ناگی بھجنگا۔ وغیرہ سانپ نام والی۔ مادھوداسی میراں داسی وغیرہ خدمتگار نام والی۔ اور بھیم کماری۔ چنڈکا۔ کالی وغیرہ ڈراؤنے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہئیے کیونکہ یہ نام خراب اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں"
(ستیارتھ پرکاش باب ۴ نمبر ۱)

کیا ہی عمدہ فلاسفی ہے!

پھولوں کے نام والی عورتیں بھی سوامی جی کو ناپسند ہیں۔ حالانکہ شاعر لوگ اپنے محبوب کو مبالغہ کی شکل میں گل و لالہ کہا کرتے ہیں۔

جن عورتوں سے سوامی جی نے نکاح کرنا منع کیا ہے ان کی ایک اور فہرست بھی سنئے!

"نہ زرد رنگ والی نہ اد ھنک مرد سے لمبی چوڑی نہ زیادہ طاقتور نہ بیمار نہ وہ جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں نہ بہت بال والی نہ بکواس کرنے والی نہ بھوری آنکھ والی"
(ستیارتھ پرکاش باب ۴ صفحہ)

سماجی سجنو! اور شرطیں تو جانے دو۔ قد میں لمبائی چوڑائی اور طاقت میں برابری کی شرط بھی تم میں سے کسی خاندان نے پوری کی ہے؟ سچ تو یہ ہے کہ ان شرطوں کو پورا کرنے کے لئے مجلس شادی بہت موزوں جگہ ہے۔ جہاں دونوں طرف کے معززین اور برہمن لوگ براجمان ہوتے ہیں۔ سوامی جی کی ستیارتھ پرکاش کھول کر ان شروط کو پڑھ کر ایک ایک شرط کی پابندی کی جائے تو جاکر نکاح صحیح ٹھیرے ورنہ شاردا ایکٹ کے ماتحت ناجائز قرار دیا جائے۔

لطیفہ! بہاشہ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ عورت کو فارسی میں زن اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مرد کو عورت کے مارنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ غلط ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ فارسی میں زن امر حاضر کا صیغہ ہے۔ جس کا مصدر زدن ہے۔ اور عورت کو مخاطب کرکے اس کا فاعل ٹھیرایا گیا ہے اور مرد اس کا مفعول تو مطلب یہ ہے کہ اے عورت! جب تیرا پتی تجھے چھوڑ کر کسی نیوگن کی طرف متوجہ ہو تو تو اس کو مار۔ کیونکہ تو طاقت اور قد و قامت میں اس سے کم نہیں جس کا اندازہ بوقت شادی کیا گیا اب تجھے ڈر کس کا ہے؟

اگر بہاشہ کا مطلب ہی ٹھیک ہوتا تو عورت کو زن کی بجائے زدہ کہا جاتا۔ جس کا معنی ہے پٹی ہوئی یا قابل پٹنے کے

ahmadimuslim.de

قادیانی مشن

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(مرقومہ منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

دوسری حدیث جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں بخاری ومسلم کی یہ حدیث ہے کہ آنحضرت نے فرمایا میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایک زیر تعمیر قصر کی سی ہے جو بالکل مکمل ہو چکا ہو صرف ایک اینٹ لگنے والی رہ گئی ہو۔ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں ختم بی الانبیاء میرے ساتھ سلسلہ نبوت بند کیا گیا ہے و اناخاتم النبیین اور میں نبیوں کا خاتم ہوں"۔ اس حدیث کے جواب میں خلیفہ صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ

"یہاں مطلق نبوت مراد نہیں ہے بلکہ تشریعی نبوت مراد ہے"۔ (ریویو ماہ ستمبر ۱۹۲۸ء صـ)

معمار ختم بی الانبیاء اور خاتم النبیین میں مطلق نبوت کا ذکر ہے تاوقتیکہ آپ اپنے مدعا پر کوئی زبردست قرینہ نہ قائم کریں۔ آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہنے کو تو اگر آپ یہ بھی کہہ جائیں کہ الحمد للہ رب العلمین میں خطہ پنجاب کے عالم مراد ہیں خدا تمام دنیا کا رب نہیں تو انگریزی سلطنت میں آپکو کوئی روک نہیں سکتا۔ مگر یہاں سوال دلیل اور قرینے کا ہے۔

سلسلۂ نبوت کے اس محل میں جس کی آخری اینٹ ہونے کا رسول کریم صلعم کو شرف حاصل ہے۔ باعتقاد شما وہ نبی بھی موجود ہیں جو جدید شریعت کے حامل تھے اور وہ بھی ہیں جو کوئی شریعت نہ لائے تھے بلکہ مرزا صاحب نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ

بکثرت ایسے نبی بھی گزرے ہیں جو حضرت موسیٰ کی اتباع سے نبی ہوئے تھے۔ (الحکم ۲ نومبر ۱۹۰۲ء)

اندریں صورت حدیث زیر غور کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف رسولوں کے ہی خاتم ہیں بلکہ آپ نبیوں اور "امتی انبیاء" کے بھی خاتم ہیں۔ وجہ یہ کہ آپ اس محل نبوت کی آخری اینٹ ہیں جس میں باعتقاد مرزائیاں ہر قسم کے نبی موجود ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت صلعم پر ختم کر دیا ہے"۔ (الحکم)

آگے چلئے۔ خلیفہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"علاوہ ازیں ہم حضرت مسیح موعود کو آنحضرت کا ظل کہتے۔ یعنی آپ آنحضرت کی اینٹ سے علیحدہ نہیں ہیں بلکہ اسی میں شامل ہیں"۔

معمار اگر یہ بات ہے تو پھر نبوت تشریعی غیر تشریعی کی بیچ لگانے کی ضرورت کیا تھی۔ سیدھے طور پر کہیں کہ مرزا صاحب آنحضرت کی طرح صاحب شریعت نبی ہیں مگر اس صورت میں سوال یہ ہوگا کہ آنحضرت کی طرح مرزا صاحب پر کونسے شرعی احکام بصورت قرآن اترے ہیں۔ یہ تو غلط ہے کہ ظل اصل کے خلاف ہو۔ دیکھئے خود آپ نے لکھا ہے:۔

"اگر ایک صفت کی نفی آنحضرت سے کی جائیگی تو ساتھ ہی اس کی نفی حضرت مسیح موعود سے ہو جائیگی۔ کیونکہ جو چیز چشمہ میں نہیں وہ گلاس میں کہاں سے آسکتی ہے"۔ (القول الفصل صـ)

ہاں صاحب! اگر مرزا صاحب آنحضرت کے ظل ہیں تو یہ کئی ایک امراض مراق، ہسٹریا، سو سو دفعہ پیشاب آنا وغیرہ۔ جن کی بنا پر مرزا ... حرام اختیار استعمال کرنی پڑیں۔ مرزا جی میں کہاں سے آگئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ان سب امراض سے یکسر محفوظ و معصوم تھے۔

خلیفہ صاحب! اس طرح کے صدہا مرزائیت پاش اعتراضات اس صورت میں آپ پر ہو سکتے ہیں۔ جن کا کوئی جواب آپ کے پاس نہیں ہے۔

اے جناب! جس طرح ہر انسان کا باپ ایک ہی ہوتا ہے اور کوئی غیرت مند آدمی کسی اور کی زبان سے یہ سننا بھی گوارا نہیں کرتا میں بھی تمہارا ظلی و بروزی باپ ہوں اور میرے وہی حقوق ہیں جو تمہارے باپ کے تھے۔ اسی طرح آنحضرت بھی دین میں ہمارے باپ ہیں فرمایا انما انا لکم مثل الوالد۔ اندریں صورت میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ نے دو باپ دینی کیسے بنا لئے مہربانی فرما کر صاف صاف جواب عنایت فرمائیں۔ مجاز اور استعارہ میں جانے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ حقیقت و مجاز کے حکم علیحدہ علیحدہ ہیں مگر آپ مرزا صاحب کو آنحضرت کا عین قرار دیتے۔ گویا شعر ؎

من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا)

الحاصل اس حدیث سے بھی ثابت ہے کہ آنحضرت کل انبیاء و رسل کے خاتم ہیں۔ مرزا صاحب نے سچ لکھا ہے کہ

لاجرم شد ختم بر پیغمبرے

قادیانی نبی کی نماز تہجد

(از قلم مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں نبی ظلی ہوں۔ عربی میں ظل سایہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے مرزا صاحب نبی عین نہیں بلکہ نبی ظلی ہیں۔ یا نبی سایہ ہیں۔ لیکن کس نبی کے سایہ ہیں؟ اس کی بابت مرزا صاحب کی تصنیفات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ہر نبی کے ظل ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنی شان میں جو کچھ فرما چکے ہیں وہ انہی کے الفاظ میں

پیش بینی

(۱) آدمم نیز احمد مختار
در برم جامہ ہمہ ابرار

(۲) میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

جس شخص کی بے شمار نسلیں ہوں۔ اس کے سلسلہ جات بھی یقینی طور پر بے شمار ہونگے۔ کبھی جگہ مرزا صاحب نے ظل کا دعویٰ کیا ہے اور کسی جگہ عین اصل ہونے کا۔

لیکن ہم ان تمام باتوں کو چھوڑ کر مرزا صاحب کو (دومنٹ کے لئے) وہی کچھ مان لیتے ہیں جو کچھ ان کی امت ان کے لئے تسلیم کرتی ہے۔ یعنی محمودی قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ جناب مرزا صاحب ظلی نبی ہیں۔ یعنی سایہ نبی۔

قارئین کرام اس جگہ سایہ سے وہ سایہ مراد نہ لیں جو بالعموم چھوٹے چھوٹے بچوں کو ہوجایا کرتا ہے۔ بلکہ اس جگہ وہ سایہ مراد ہے جو جوانوں اور بوڑھوں کو ہوا کرتا ہے۔ بچوں کو تو جن بھوت کا سایہ ہوا کرتا ہے اور سرزمین قادیان کے مغلوں پر سایہ نبوت نزول کیا کرتا ہے۔ جو سایہ لیتے لیتے آگے چل کر خود سایہ دار درخت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

میں نے قادیانیوں سے سایہ نبی کا جو معنیٰ سنا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب آنحضرت صلعم کی پیروی تابعداری میں اس قدر فنا تھے جیسا کہ جسم اپنے سایہ میں یا سایہ اپنے جسم میں فنا ہوا کرتا ہے اور جسم سے کبھی جدا نہیں ہوتا۔

لہٰذا ہم انہی کے معانی کو سامنے رکھ کر مرزا صاحب کی ظلیت یا سائیت پر کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ دیکھو ہذا۔ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۴ء کالم ۲ سطر ۱۳ پر یوں ارشاد ہوتا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) وتر پہلی رات پڑھ لیا کرتے تھے۔ گو جائز سمجھتے تھے کہ کوئی پچھلی رات اٹھ کر تہجد کے وقت وتر پڑھے۔

یہ ارشادات اور مرزا صاحب کے سوانح حیات مفتی محمد صادق کی زبان سے نکلے ہوئے ہیں جن کی تکذیب امت مرزا نہیں کرسکتی عبارت کا مفہوم صاف ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک تہجد نہ پڑھنا اولیت اور پڑھ لینا جائز کی حد تک تھا۔ اور مرزا صاحب اپنی تمام عمر میں نماز تہجد کے عادی نہ تھے۔ اگر مفتی صاحب نے جان بوجھ کر یہ الفاظ فرمائے ہیں تو اس کا معنیٰ یقیناً اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا جو میں نے عرض کیا۔ ہوسکتا ہے کہ اس جگہ مقرر صاحب یا تو کہنے میں کچھ لفظی غلطی کھا گئے ہیں۔ اور یا یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک نماز تہجد خاص اہمیت ہی نہ رکھتی ہو؟ اور خاص کر ظلی نبوت کے لئے

میں اس عبارت کو پڑھ کر حیران سا ہوگیا کہ ظلی نبوت کا جو شخص مدعی ہو وہ نماز تہجد سے غفلت شعار کیسے ہوسکتا ہے۔ لیکن بعدہ یہ بات اپنے آپ بآسانی سمجھ میں آگئی کہ مرزا صاحب کا نماز تہجد نہ پڑھنا ہی کمال اور ان کی صداقت نبوت کے لئے ایک نشان عظیم ہے وہ اس طرح کہ ظل سایہ کو کہتے ہیں۔ اور بنظر خود دیکھا جائے تو جسم بمنزلہ اصل کے اور سایہ بمنزلہ نقل کے ہوتا ہے۔ پس اگر مرزا صاحب حقیقتاً نبی ظلی ہوتے تو تہجد کی نماز پڑھ کر فتہجد به نافلة کا عملی ثبوت پیش کرتے۔ لیکن جب ظلی نبی ہیں تو تہجد چہ معنی دارد؟

دوسرا یہ کہ مرزا صاحب سایہ نبی کہلاتے تھے۔ اور ہر جسم کا سایہ دن کو ہوا کرتا ہے۔ رات کو کسی جسم دار چیز کا سایہ نہیں ہوتا۔ ؎

سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

اور نماز تہجد کا وقت ہمیشہ رات کو ہوا کرتا ہے۔ تو ایسی صورت میں مرزا صاحب رات کو کیوں تہجد پڑھیں جس وقت سایہ ہی نہ ہو اس وقت ظلی نبوت اور ظلی تابعداری کس طرح ممکن ہے؟ پس اس لئے مرزا صاحب دن کے نبی ہیں۔ رات کے نبی نہیں ہیں۔ ایسی رات جس میں کہ سایہ ہی نہ ہو۔ غالباً اسی موافقت کے لحاظ سے مرزا صاحب تہجد نہیں پڑھتے ہونگے۔

قارئین کرام اندازہ کرلیں۔ عملی رنگ میں محمد رسول اللہ صلعم کی تابعداری کرنے کے بارہ میں مرزا صاحب کا یہ حال ہے۔ (دیگراں راسپیڑیں)

فقط ۔ والسلام!

(۸) واقعات ص ۔ نیز ۹، ۳۰ ۔ نمبر ۱ ۔ الہامات مرزا ۔ مرزا صاحب کے مشہور الہامات کی تشریح

قادیانی فلسفہ

یوں تو قادیانی ٹکسال کی ساری بنیاد ہی بے بنیاد ہے مگر ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے صرف مرزا صاحب کی نسل پر سرسری روشنی ڈالتے ہیں اور ناظرین سے اس گورکھ دھندے کی سلجھاؤ کے لئے التجا کرتے ہیں کہ وہ بھی ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ مرزا صاحب اپنی نسل کا بیان یوں فرماتے ہیں۔

(۱) اگرچہ سچ وہی ہے جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے۔ (یعنی مرزا صاحب فارسی تھے)

(۲) ہماری بعض مائیں چینی الاصل تھیں۔ یعنی چین کی رہنے والی تھیں۔ (مرزا صاحب چینی تھے)

(۳) ہماری دادیوں پردادیوں میں کوئی سیدانی بھی تھیں اس لئے میں بھی عترت میں داخل ہوں۔ (جناب مرزا صاحب سید بھی تھے) چلئے ہینگ لگا نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا آگیا۔

(۴) ہمارا خاندان اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے۔ (یعنی مرزا صاحب مغل تھے)

ناظرین! کیا مرزا صاحب کو معجون مرکب کہنا بیجا نہ ہوگا؟ حوالے کے لئے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸ و ۲۴ ونیز حقیقۃ الوحی ص۱۳۱ ملاحظہ ہو۔

لیکن مرزا صاحب ہچکچاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے پاس فارسی الاصل ہونے کا ثبوت سوائے الہام کے کچھ نہیں۔ بہت خوب! جو آپ کو ملہم نہ مانتا ہو اس کیلئے بھی آپ کی فارسیت حجت ہوگی کہ نہیں۔ بے چارے معراج الدین عمر نے ایک حدیث بھی بنا ڈالی مگر کام پھر بھی نہ چلا۔ براہین احمدیہ حالات مرزا صاحب میں مصنف مذکور نے (رجل من ابناء فارس) ایک فقرہ لکھ کر مرزا صاحب کو فارسی ثابت کرنے کے لئے دماغ کا سارا زور صرف کر ڈالا ہے۔ مگر جس کو زمانے نے بگاڑا ہو اس کی اصلاح کون کرسکتا ہے۔ مرزا صاحب کی تکذیب۔ آسمان۔ زمین۔ ہوا۔ ان کے مریدوں کی بیوی تک سب مل کر کرتے ہیں مگر شاباش ہے مریدوں کی تقلید کو کہ ان کو نظر ہی نہیں آتا۔ ...

حاجی برلاس کے خاندان سے بتلانے میں حاجی برلاس کی وہ تعریف کی ہے کہ گویا ان کی ہی پشت میں یہ گوہر نایاب اٹکا ہوا تھا جو پورے پانسو برس میں ماجھا کی شور زمین میں ظاہر ہوا۔ ان کے جد اعلیٰ نے خراسان میں چند یوم قیام کیا۔ کیا کہ فارسی ہونے کا تمغہ ہاتھ لگ گیا۔ کجا قوم برلاس اور کجا فارسی الاصل ہونا۔

میں کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی صراحت کے ساتھ مرزا صاحب کا ایک دعویٰ بھی دلیل سے ثابت کردے تو میں فی دلیل دس روپیہ نذرانہ پیش کرونگا۔ بشرطیکہ تین منصف مقبول فریقین یہ فیصلہ کردیں کہ یہ دلیل صریح مرزا صاحب کی صداقت پر دال ہے۔ ہے کوئی مرزائی جو ہمت و حوصلہ کرے (هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ) صرف فارسی ہی ہونا ثابت کردیں اور احادیث صحیحہ کا مصداق ٹھیرادیں۔ بس ہم صادق بھی مان لینگے اور انعام بھی پیش کرینگے

احقر۔ خادم الحکماء حکیم ظہیر الدین خان

مقام بیوبوئے۔ برما

ہندو مسلم اتحاد اور رفع فساد کی صورت

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب ست دھرمی بٹالوی)

ہندو مسلم اتحاد کے راستہ میں سب سے بڑی رکاوٹ گائے کشی بتلائی جاتی ہے۔ اور جیسا کہ اخبار بین حضرات کو معلوم ہوگا کہ گذشتہ بقرعید پر ہندوستان کے طول و عرض میں کئی جگہ قتل و خون ہوئے۔ میرے دھرم میں اگر کسی کو گالی دینا یا چوری کرنا گناہ تصور کیا گیا ہے تو کسی جاندار کا قتل سب سے بڑا گناہ مانا گیا ہے اور میں اگرچہ ذاتی طور پر گوشت خوری اور قربانی کے حق میں نہیں ہوں مگر ہندوؤں اور آریہ سماجیوں کی ذہنیت پر ہنسی آتی ہے کہ جو پرانوں اور ویدوں پر ایمان رکھتے ہوئے بھی حیوانی قربانی اور گوشت خوری کی مخالفت کرتے ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ جب تک ہندو ویدوں اور پرانوں کو مانتے ہیں۔ ان کو کوئی حق اس بات کا نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کو قربانی اور گوشت خوری چھوڑنے کا مشورہ دے سکیں۔ پرانوں میں تو گائے بکری، بھینس وغیرہ کی قربانی بھری پڑی ہے۔ جس کو خود آریہ سماجی کئی بار شائع کرچکے ہیں۔ میں یہاں ویدوں میں سے صرف چند منتر حیوانی قربانی کے جواز میں پیش کرتا ہوں اور مزید واقفیت کے لئے اپنی لاجواب تصنیف گومیدھ یگیہ (قربانی گاؤ) صرف بغرض ہندو مسلم اتحاد کے پڑھنے کی پرزور سفارش کرتا ہوں۔

یجروید ادھیائے ۲۵ میں گھوڑے کی قربانی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ منتر ۳۲ کا ترجمہ مسٹر جوالا پرساد جی یوں کرتے ہیں :-

"اشو کا جو کھنی بھوت مانس دت شونت مکھیوں نے بھکشن کیا ہے جو دوھر کمزگ دا یوپ کا شیشٹ اتھوا شاس چھرے میں لگا ہوا ہے۔ شمن کرنے والے کے ہاتھوں میں جو لگا ہے۔ نخونوں میں جو لگا ہے تمہارے وے سب بھی دیوتاؤں میں ہوں ارتھات تمہارا سب بھاگ دیوتاؤں کے یوگیہ ہے۔"

(منتر بھاشیہ صفحہ ۱۰۵۲)

(اردو ترجمہ) گھوڑے کا بمثل گوشت کا ڑھا خون مکھیوں نے کھایا ہے جو خون تلوار یا قربانی کے کھمبے یا استرے میں لگا ہوا ہے۔ کاٹنے والے کے ہاتھوں میں جو لگا ہے ناخنوں میں جو لگا ہے۔ (اے گھوڑے) تمہارے سب اعضاء دیوتاؤں کے لئے نذر ہوں۔

یجروید ۲۵-۱۳ اور رگ وید ۲-۳-۹-۱۳ میں وارد لفظ "مانس پچنیا" کا سنسکرت ترجمہ سوامی دیانند بانی آریہ سماج یوں لکھتے ہیں کہ۔

ہندی ترجمہ از سوامی دیانند جی

"جو مانس پاکی (گوشت خور) جس میں مانس پکتے ہیں اس پاک سدھ کرنے والی ہنڈی (دیگ) کا تو تم دیکھنا"

اتھروید کانڈ ۱۰ اشوکت ۹ کے سارے منتروں میں بیان شدہ گائے کی قربانی کا خلاصہ سائن آچاریہ بدیں الفاظ پیش کرتا ہے۔ (دیکھئے سائن بھاشیہ مؤلفہ پانڈو رانگ ایم۔ اے)

(ترجمہ) اگھائے نام لفظوں سے شروع ہونے والا سوکت ہوم میں آہتی ڈالنے کے لئے گائے کے ذبح کرتے وقت بولا جاتا ہے۔ وہ گائے بانجھ ہونی چاہئے جسے شتودنا کہا جاتا ہے۔ اس کو ذبح کرکے اور اس کے گوشت کو ہوم میں ڈال کر جو یگیہ کیا جاتا ہے وہ یگیہ اگنی شٹوم اور اتی راتر نامی یگیوں سے بھی افضل ہوتا ہے۔ جو گائے ذبح کی جاتی ہے اس کو مخاطب کرکے کہا جاتا ہے کہ اپنے کاٹنے یا ذبح کرنے والوں سے مت ڈر۔ تو دیوی بنیگی اور دیوتا تجھے بہشت میں لے جائینگے۔ اس طرح اسکی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ جسکے کاٹتا ہے اور جو پکاتا ہے اور جو ہوم کی آگ میں آہتی دیتا ہے وہ سب سے اعلیٰ بہشت میں جاتا ہے۔ ان الفاظ سے گومیدھ (قربانی گاؤ) کی تعریف کی گئی ہے۔"

نیز اتھروید کانڈ ۹۔ انوواک ۲ سوکت ۲ کے متعلق شری سائن آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ :-

(ترجمہ) براہمن بیل کو ذبح کرکے اس کے گوشت کو مختلف دیوتاؤں کے لئے ہوم کی آگ میں ڈالتا ہے۔

یہاں بیل کی اور اس کے کون کون اعضاء کس کس دیوتا کو مرغوب ہوتے ہیں مفصل بیان کئے گئے ہیں اور بیل کی قربانی والے یگیہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اس یگیہ سے ملنے والی نجات کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

مہرشی دیانند سرسوتی بانئے آریہ سماج بھی اپنی اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس سنہ ۱۱ صفحہ ۳۰۲ و صفحہ ۳۰۳ پر لکھتے ہیں کہ :-

"اس سے جہاں جہاں گومیدھ آدی لکھے ہیں وہاں وہاں پشوؤں (حیوانوں) میں نروں کا مارنا لکھا ہے۔ اس سے اس ابھپرائے (مطلب) سے نرمیدھ لکھا ہے۔ منشیہ (انسان) نر کو مارنا لکھا

نہیں۔ کیونکہ جیسی پشٹی (طاقت) بیل آدک (وغیرہ) نروں میں ہے ویسی استریوں (مادہ) میں نہیں ہے اور ایک بیل سے ہزارہا گیا گر بھ وتی ہوتی ہیں اس سے ہانی (نقصان) بھی نہیں ہوتی۔ سوئی لکھا ہے :۔

یہ براہمن کی شرتی ہے۔ اس میں پلنگ (صیغہ مذکر) نردیش سے یہ جانا جاتا ہے کہ بیل آدک کو مارنا۔ گیا کو نہیں۔ سو بھی گومیدھ آدک یگیوں میں انشر نہیں۔ کیونکہ بیل آدی سے بھی منشیوں (انسانوں) کا بہت اُپکار (بھلا) ہوتا ہے اس سے اُن کی بھی رکشا کرنی چاہیئے اور جو بندھیا (بانجھ) گائے ہوتی ہیں اُن کو بھی گومیدھ میں مارنا لکھا ہے۔

یہ براہمن کی شرتی ہے۔ اس میں استری لنگ (صیغہ مؤنث) اور ستھول پرشتی وشیش سے بندھیا (بانجھ) گائے لی جاتی ہے کیونکہ بندھیا سے دُگدھ (دودھ) اور وتسیہ آدکوں (بچھڑوں وغیرہ) کی اتپتی (پیدائش) ہوتی نہیں۔ اور جو مانس نہ کھائے سو گھرت (گھی) دگدھ (دودھ) آدکوں سے ہزوداہ کرے کیونکہ گھرت دُگدھ آدکوں (گھی دودھ وغیرہ) سے بھی بہت پشٹی (طاقت) ہوتی ہے۔ سو جو مانس (گوشت) کھائے۔ اتھوا گھرت دگدھ آدکوں سے ہزوداہ کرے وہ بھی سب اگنی میں ہوم کے بنا نہ کھائے کیونکہ جیو کے مارنے کے سمہ (وقت) پیڑا (تکلیف) ہوتی ہے اُس سے کچھ پاپ بھی ہوتا ہے۔ پھر جب اگنی میں وہ ہوم کرینگے تب پرماتو سے اگت پرکار سب جیووں کو سُکھ پہنچیگا۔ ایک جیو کی پیڑا (ایذا) سے پاپ ہُما تھا سو بھی تھوڑا سا گنا جائیگا۔ انیتھا نہیں۔" (بلفظہٖ)

اتھروید کے ایک منتر میں لکھا ہے کہ

(ترجمہ) یہ دو اشیاء جو گائے سے حاصل ہوتی ہیں نہایت لذیذ ہوتی ہیں یعنی دودھ اور گوشت۔

اتھروید کانڈ ۹ سوکت ۷ منتر ۱ میں لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ :۔

میں جو خوراک کھاؤں طرح طرح کی یعنی گائے گھوڑا۔ اونٹ۔ بکرا۔ بھیڑ اور ان کے علاوہ اور جو کچھ بھی میں کھا جاؤں حرارت غریزی اُسے اچھی طرح سے ہضم کر دے۔"

ویدک زمانہ کے ہندوؤں میں ایک یہ رسم جاری تھی کہ مُردہ کو گائے کے گوشت اور پوست میں لپیٹ کر جلایا جاتا تھا اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ ایسا کرنے سے وہ بہشت میں جائیگا اُس گائے کو انوسترنی (پار لے جانے والی) کہتے تھے۔ جس کا بیان رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۱۶ منتر ۷ میں پایا جاتا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ

جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت وامودر سات ولیکر اپنی تصنیف گومیدھ صفحہ ۶۹ پر یوں لکھتے ہیں کہ :۔

" گا ڑھی چربی سے ٹھیک پرکار آچھادت کرو"

(ڈھانکو) .... اس پرکار گھنی چربی کے گولے مرت شریر (مُردہ جسم) پر رکھے جاتے تھے یہ بات پوروکت (مذکورہ بالا) منتر کے گھنی چربی سے مُردے کو آچھادت کرو (ڈھانپو) اس بھاگ (جزو) میں سپشٹ شبدوں (کھلے الفاظ) سے کہی ہے۔" (بلفظہٖ)

گوپتھ براہمن پرپاٹھک ۳ کنڈکا ۱۸ میں گائے کے چھتیس ٹکڑے کر کے ہوم کی آگ میں ڈالنے کی ہدایت کی گئی ہے جس کا ترجمہ آریہ سماجی پنڈت کشم کرن داس ترویدی مترجم اتھروید کا کیا ہوا قابل دید ہے جو بخوف طوالت یہاں درج نہیں کیا جا سکتا۔

ویدک زمانہ میں آئے ہوئے مہمان کے لئے گائے ذبح کی جاتی تھی۔ اس لئے مہمان کا عرف ہی گوگھن یعنی گائے کا قاتل پڑ گیا تھا چنانچہ صرف و نحو کے موجد پاننی مہرشی لکھتے ہیں کہ

جس پر مہامنی پتنجلی رشی مصنف یوگ درشن وہا بھاشیہ لکھتے ہیں کہ :۔

یعنی آئے ہوئے مہمان کی تواضع کے لئے گائے کو میزبان وغیرہ لوگ ذبح کرتے ہیں اسی لئے مہمان کو گوگھن (گائے کا ذبح کرانے والا) کہا جاتا ہے۔"

ویدانت درشن ادھیائے ۲ سوتر ۲۸ کے ترجمہ میں سوامی شنکر آچاریہ اور شری رامانج آچاریہ جو ویشنووں کے گورو تھے۔ لکھتے ہیں کہ

اگنی شومیہ وغیرہ یگیوں میں حیوانی قربانی بہشت میں جانے کا ذریعہ ہونے کے باعث ہنسا (ایذا یا گناہ) نہیں چونکہ حیوانی قربانی سے جنت ملتی ہے اور یگیہ میں ذبح کیا ہوا حیوان سونے کے جسم والا بن کر بہشت میں جاتا ہے اس لئے بے انداز راحت کا سبب ہونے کی وجہ سے جو فعل تھوڑا سا تکلیف دینے والا ہے بُرا نہیں کہلا سکتا یعنی یگیہ میں ذبح کئے گئے حیوان کو جنت کی خاص راحت ملتی ہے۔ اس لئے حیوان کو ذبح کرنے سے ہنسا کا پاپ نہیں لگتا بلکہ اُس کی رکشا (بچاؤ) ہی سمجھنا چاہئے۔

مفصل میری تصنیف گومیدھ یگیہ میں ملاحظہ فرماویں۔

مجھے گائے ماتا کے خلاف ویدوں اور شاستروں کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے نہایت دُکھ محسوس ہو رہا ہے۔ مگر میں اپنے مسلمان بھائیوں کو گوشت خوری سے باز رہنے کی درخواست کرنے سے پیشتر اپنے ہندو بھائیوں کو ہدائت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے مونہہ آنے سے قبل اپنے ویدوں اور شاستروں اور پُرانوں کو استعفیٰ دیں کیونکہ ؎ اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست

اسلامی سلام کے احکام

(از مولوی محمد سلیمان صاحب طاہر منزل مدن پور گیا)

سلام کے دو معنی ہیں ایک سلامت دوسرا خدا تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ السلام علیکم کے معنی یہ ہیں کہ خدائے برتر تیرے حال سے خبردار ہے تو غافل مت رہ یا حق تعالیٰ کا اسم تجھ پر ہے تو اس کی حفظ وامان میں ہے۔ جیسے کہ معنی الله معك کے ہیں نیز یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں السلام علیك تو اپنے کو میری طرف سے بے پرواہ رکھ۔ وعلیك السلام تو بھی میری طرف سے اپنے کو بے پرواہ رکھ۔

حدیث میں ہے۔ ایک آدمی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ ای الاسلام خیرٌ اسلام کی خصلتوں اور ادبوں سے کونسی خصلت اور کونسا آداب

صداقت وید ۔ وید منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید (۳۸۰) صفحہ ... قیمت ۱۲ ... پتہ ...

ahmadimuslim.de

بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا ہے
تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف۔

(بھوکوں کو) کھانا کھلانا اور سلام کہنا چاہیئے آشنا ہو یا بیگانے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قسم ہے خدا کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک تم ایمان دار نہ ہو جاؤ۔ اور ایمان والے بن نہیں سکتے جب تک آپس میں محبتیں پیدا نہ کر لو۔ کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتلاؤں کہ جب اسے کرو آپس میں محبتیں بڑھ جائیں۔ افشوا السلام بینکم۔ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیگا۔
این المتحابون بجلالی الیوم اظلهم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی۔

کہاں ہیں میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھنے والے آج انہیں اپنے سایہ نیچے جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہے۔

حضرت ابو القاسم کے نزدیک ایک آدمی نے آکر السلام علیکم کہا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا وہ آدمی بیٹھ گیا۔ حضرت صلعم نے فرمایا عشر۔ دس نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھی گئیں۔ پھر دوسرے شخص نے آکر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ اور فرمایا عشرون یعنی بیس نیکیاں اسکے اعمال نامہ میں لکھی گئیں۔ پھر تیسرا شخص آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اور فرمایا ثلثون یعنی تیس ۳۰ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی گئیں۔

حدیث میں ہے مسلمان کو دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ بیمار پرسی کرنا۔ چھینک کر الحمد للہ کہنے والے پر یرحمک اللہ کہنا۔ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہونا۔ اگر کوئی دعوت کرے اور وہاں بدعت و فرود ولہو کے مانند کوئی چیز مانع نہ ہو تو دعوت قبول کرنا ——— آنحضرت کے زمانہ میں صحابہ کرام بازاروں میں سلام کی غرض سے جایا کرتے تھے جس سے اپنے گناہوں کو مٹانا مقصود ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت کرے اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین !

بریلوی مشن

مولوی بشیر کی گھبراہٹ

(مرقومہ مستری عبد العزیز صاحب از کوٹلی لہاراں مغربی)

ہم اس امر میں نادم ہیں کہ اخبار الفقیہ امرتسر کے نامہ نگار مولوی بشیر صاحب ہمارے قصبہ کے رہنے والے ہیں۔ اپنے خیال میں جو جی میں آیا کہہ دیتے ہیں۔ اس سے کسی بزرگ پر افتراء ہو یا ان کی نافرمانی۔ حق کی مخالفت ہو یا حق والوں کی۔ وہ اپنا کام سیدھا کرنا چاہتے ہیں اور بس۔ جو اناپ شناپ چاہتے ہیں لکھ جاتے ہیں۔ چنانچہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے حق میں ایک مخالف کی خرافات نقل کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کو علم ہے کہ مخالف مذکور مولانا صاحب موصوف کے حق میں سخت معاند ہے پھر طرہ یہ کہ معاند مذکور مولانا موصوف کی معاندت میں تجارت کتب کو اکل سحت (غذا حرام) سے تعبیر کر رہا ہے۔ جس کو مولوی بشیر صاحب معرض استدلال میں پیش کرتے ہیں۔

آپ یہ بھی نہیں سمجھے کہ اگر مولانا ثناء اللہ صاحب تجارت کتب کی وجہ سے اکل سحت کا ارتکاب کر رہے ہیں تو مولوی بشیر کے اباجی (مولوی محمد شریف) کا قدم بھی اسی میدان میں ہے۔ اسی کو کہتے ہیں۔ ع

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

مولوی بشیر یاد رکھیں کہ کسی بے گناہ کو الزام لگانے سے اپنا ہی نقصان ہے۔ اگر ہم نے آپ کے متعلق ان آراء کا اظہار کیا جو آپ کے ہمعصر بلکہ اہل وہ رکھتے ہیں تو کیا صرف یہی حوالہ کافی ہوگا کہ آپ کی جماعت میں سے فلاں نے یہ کہا اور بس۔ آپ کیسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں۔

ایک اور سنئے ! مولوی عبد اللہ صاحب ثانی مدظلہ نے ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ اہلحدیث میں مولوی بشیر کے اس عقیدہ پر کہ مومن عالم برزخ میں زندوں کے حالات جانتے ہیں۔ یہ لکھا تھا کہ آپ اس دعویٰ کی دلیل علامہ قسطلانی سے ہی دریافت کرکے بتائیں۔

ثانی صاحب کے اس جواب لاثانی نے بشیر صاحب کو ایسا حیران کر دیا کہ خود ہی اپنی تردید آپ کرنے بیٹھ گئے اور حیرانی میں وہ کچھ لکھ مارا جو حقیقت سے بالکل بعید ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

ہم ثانی صاحب کا مضمون لیکر علامہ قسطلانی صاحب کے پاس (عالم برزخ میں) پہنچے (بالکل جھوٹ) لیکن علامہ صاحب ثانی صاحب کا نام اور مطالبہ دلیل سنتے ہی جلال میں آگئے۔ (سفید جھوٹ) لاحول پڑھ کر فرمانے لگے میں وہابی کو ہرگز منہ لگانا نہیں چاہتا۔ (غلط۔ عبد العزیز)

مولوی بشیر صاحب نے یہ ایک واقعہ تحریر کیا ہے۔ جس میں صدق و کذب کا احتمال ہے۔ اور ہم اس واقعہ کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اس لئے اس کا صحیح فیصلہ یوں ہو سکتا ہے کہ مولوی صاحب جامع مسجد حنفیہ کوٹلی میں تمام مسلمانوں کے سامنے حلف موکد بالطلاق اٹھائیں۔ یعنی مسجد میں باوضو کھڑے ہو کر ان الفاظ سے حلف اٹھائیں۔

یہ واقعہ بالکل درست ہے کہ میں عالم برزخ میں پہنچا اور وہاں قسطلانی مصنف مواہب اللدنیہ سے ملاقات کی اور ثانی کا مضمون پڑھ کر سنایا اور انہوں نے یہ کہا الخ۔ اگر میں اس بیان میں کاذب ہوں تو میری منکوحہ کو حلفیہ طلاق۔

اگر مولوی بشیر صاحب اس مضمون کی حلف اس طریق سے

اٹھائیں تو ہم مان لیں گے کہ آپ نے ملاقات کی ہوگی۔ پھر قسطلانی جانیں اور ہم۔ جب ہم ان کو ملیں گے تو ان سے پوچھ لیں گے کہ حضرت آپ نے ہمارے سوال کے جواب میں مولوی بشیر کو ایسا کہا تھا اور وہ اس قول میں صادق ہیں

بہر حال پھر معاملہ ہمارا اور قسطلانی صاحب کا رہے گا مولوی بشیر بری ہونگے۔

اگر مولوی بشیر ایسا نہ کریں تو آئندہ افسانہ نویسی یا ناول طرازی نہ کیا کریں اور اپنے اباجی کے ناموس کو قائم رکھیں۔ کیونکہ مولویت کے لئے ناول نویسی قطعًا غیر موزوں ہے۔

بے بہا الزام مولوی بشیر نے لکھا تھا کہ ثانی صاحب خودکشی کئے بغیر قسطلانی کو نہیں مل سکتے اس لئے خودکشی کریں ؟ اس پر مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی نے لکھا کہ بشیر میاں خود ہی لکھتے ہیں کہ میں قسطلانی کے پاس گیا اور جانے کی صورت تحریر فرماتے ہیں کہ خودکشی کی جائے اس لئے مولوی بشیر نے بھی خودکشی کی ہوگی پھر اس پر لکھا مولوی بشیر کے اباجی شہادت دیں کہ خودکشی کے بعد کیا کچھ ہوا۔ مرحوم کی زوجہ کا کیا حشر ہوا الخ (اہلحدیث ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء)

اس پر بشیر صاحب بڑے خفا ہو گئے ہیں اور مولوی ثانی صاحب پر الزام لگاتے ہیں کہ دوسروں کی بہو بیٹیوں کی توہین کرتے ہیں۔

سنئے صاحب! ہمارے علماء تو ایک طرف ہمارا ہر ایک فرد بحکم انما المؤمنون اخوۃ تمام عورتوں کو قابل احترام سمجھتا ہے۔

مولوی بشیر صاحب یاد رکھیں کہ مسئلہ شرعی کی توجیہہ بیان کرنے میں کسی کی توہین نہیں ہوا کرتی اور نہ بیان کرنے والے کی نیت ہوتی ہے۔ فقہ حنفیہ میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔

چنانچہ مفقود الخبر کے متعلق جب حسب ضرورت موافق تصریح رد المحتار فتویٰ دیا جائے تو مفقود الخبر کو مردہ تصور کیا جائے گا۔ پھر مفقود الخبر کی عورت کو یقینًا بیوہ قرار دیا جائیگا اسی لئے اس کو نکاح کی اجازت دیجائیگی کیا اس کی اس میں توہین ہوگی کیا فقہاء رحمہم اللہ نے مسلمانوں کی بہو بیٹیوں پر حملہ کیا ہے۔ اگر نہیں اور یقینًا نہیں تو صورت موجودہ میں جب مولوی ثانی صاحب نے مولوی بشیر کو (بقول انکے) میت تصور کر کے مسئلہ کی توجیہہ بیان کی ہے تو کسی کی بہو کی توہین کس طرح ہوگئی؟ امید ہے کہ مولوی بشیر صاحب سوچ سمجھ کر قدم اٹھایا کرینگے تو عقدہ حل ہو جائیگا۔ انشاء اللہ!

حمائت اسلام اور فرائض علماء کرام

(۳)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک بار نماز عشاء ادا کر رہے تھے۔ سورہ اذا زلزلت الارض پڑھی۔ اخیر کی آیتیں سن کر امام صاحب کی باطن کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو مع تمام اعمال کے عالم الغیب کے روبرو پایا۔ اس خیال سے قلب پر ایک بجلی سی گری اور بے خود ہو گئے اور نمازی تو نماز پڑھ کر چلے گئے مگر وہ خدا کا فرمانبردار بندہ صبح تک اسی جگہ اسی صورت سے بیٹھا رہا کہ داڑھی ہاتھ میں تھی اور بار بار عاجزانہ لہجہ میں کہہ رہے تھے اے وہ جو ذرہ بھر نیکی اور ذرہ بھر بدی دونوں کا بدلہ دیگا نعمان (اپنے غلام) کو دوزخ کی آگ سے بچانا۔

دارقطنی کی طالب علمی کا زمانہ تھا۔ علامہ ابن انباری کے درس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک بار ابن انباری نے ایک راوی کا نام غلط لیا۔ دارقطنی کھٹکے۔ اتنی جرات تو نہ ہوئی کہ استاد کو ٹوکیں۔ لیکن آہستہ سے مستملی کو جتا آئے آٹھویں روز درس میں پھر حاضر ہوئے تو علامہ نے بھرے جلسہ میں اقرار کیا کہ فلاں روز میں نے ایک غلطی کی تھی۔ اس نوجوان نے آگاہ کر دیا۔

فخر الاسلام امام شاشی رحمۃ اللہ علیہ جب نظامیہ بغداد کے مدرس اول مقرر ہوئے اور پہلے ہی روز مسند تدریس پر متمکن ہوتے ہی خیال آیا کہ یہ وہی مسند ہے جس پر اس سے پہلے شیخ ابو اسحاق شیرازی اور امام غزالی جیسے بلند پایہ فضلاء جلوہ افروز ہو چکے ہیں۔ اس خیال سے اپنی بے مائگی کو ملایا تو دل پر چوٹ لگی تو عمامہ آنکھوں پر رکھ کر زار زار روئے اور یہ شعر پڑھا ؎

خلت الدیار فسدت غیر مسود
ومن العناء تفردی بالسؤدد

یعنی جہان اہل علم سے خالی ہو گیا تو میں میر قافلہ بنا حالانکہ شایان سرگروہی نہ تھا میرا سرگروہ یگانہ بننا۔ کیسا اندوہ افزاء ہے۔ کیا ہے آج کوئی ایسا اہل علم جو اپنے نفس سے حساب فہمی کرتا ہو اور اپنے اعمال کا جائزہ لیتا ہو۔

دوسری بھاری خدمت علماء کے سامنے یہ تھی کہ علوم اسلام و احکام دین کو منضبط اور محفوظ کرنا تھا۔ جیسے کہ قرآن مجید مدون ہوا اور نقطہ و اعراب سے بالکل سادہ تھا۔ وقتًا فوقتًا اعراب اور نقطے لگائے گئے اس کا ایک ایک شوشہ اور ایک ایک نکتہ شمار ہو کر کتابوں میں اندراج کیا گیا۔ اس کا تلفظ ٹھیک اس طور پر محفوظ کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا اور اس میں وہ تنقید کی کہ تجوید ایک فن بن گئی۔ معانی قرآن کے بیان میں دفتر کے دفتر لکھ کر رکھ دیئے۔ کلام مجید کی تدوین ہو چکی تو حدیث شریف کا دورہ آیا حدیث کے متعلق دو چند خدمت کرنی پڑتی تھی۔ اصل حدیث کو جمع کرنا اور موضوع حدیثوں کی سراغرسانی۔ اس میں جو سعی کی اس سے فن رجال مدون ہو گیا۔ جو مسلمانوں کے لئے سرمایہ ناز اور مابہ الامتیاز ہے جس کی کوشش اور جانفشانی سے انہوں نے احادیث نبویہ جمع کیں اور وہ بے نظیر اور لائق ہزار آفرین ہے۔ امام ابو حاتم رازی نے نو ہزار میل کی مسافت پیادہ پا طلب حدیث میں طے کی جب نو ہزار میل پر پہنچے تو پھر انہوں نے شمار کرنا چھوڑ دیا۔ ابن المقری نے ایک نسخہ حدیث کی خاطر ایک سو چالیس میل کا سفر کیا۔ ابن طاہر مقدسی نے جتنے سفر اس پاک طلب میں کئے سب پا پیادہ اور

الارشاد الی سبیل الرشاد۔ تقلید شخصی کی جڑ ھی کاٹ کر رکھدی ہے۔ (۳۸۲) صفحات قیمت عہ مجلد ۱۲ مجموعہ اہلحدیث

ahmadimuslim.de

اس شان سے کہ کتابوں کا پشتارہ پشت پر ہوتا تھا۔ کثرت پیادہ روی کبھی کبھی یہ رنگ لاتی کہ پیشاب میں خون آنے لگتا۔ امام ابن جوزی نے جن قلموں سے احادیث نبوی لکھی تھیں ان کا تراشہ اس قدر جمع ہوگیا تھا کہ بعد وفات حسب حیثیت ان کے غسل کا پانی اسی سے گرم کیا گیا۔ امام حمیدی بخارا میں پیدا ہوئے اور بغداد میں آکر رہے۔ شدت گرمی کے زمانہ میں شب کو ایک بڑے ظرف میں پانی بھرواتے اور اس میں بیٹھ کر احادیث لکھتے۔ اور فقہ کی تدوین جس جانکاہی اور بالغ نظری سے کی گئی اس کا روشن ثبوت کتب فقہ سے مل سکتا ہے۔

جب علوم یونانیہ کے ترجمے مسلمانوں میں شائع ہوئے اور فلسفہ کا چرچا ہوا تو علماء نے کوشش کر کے فنون حکمیہ میں مہارت پیدا کی اور پھر مسلمانوں کے عقائد کو ان کے مقابلہ میں محفوظ رکھنے کے لئے علم کلام کی بنیاد ڈالی جو علماء کرام نے اس فن کی تدوین میں فرمائی۔ ابتداءً جو جو فرقے اسلام میں پیدا ہوئے ان کے مقتداء بڑے رتبہ کے فضلاء گزرے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں عقائد حقہ کا قائم رکھنا اور ان کی تحریر و تقریر کے اثر کو روکنا آسان کام نہ تھا علماء کی ہمت و کوشش اس پر بھی غالب آئی۔ غرض جو ضرورتیں پیش آئیں اور جو جو خطرے پیدا ہوئے انکی فکر خدا کے پاک بندوں نے کی۔ ہر رخنہ کو مردانہ وار بند کیا اور اپنے پاک مذہب پر جان و مال آسائش و عزت غرض جو کچھ ان کے پاس تھا سب فدا کر دیا۔

مسلمانوں کی حب الوطنی حب المذہب کے پیرایہ میں جلوہ گر ہوئی۔ پس جب تک ہم مذہب سے لگاؤ پیدا نہ کریں اسلام کی حمایت نہیں کر سکتے۔ کسی چیز کی محبت اس وقت آپ پر غالب آسکتی ہے جب آپ کا دل اس سے مانوس ہو اور اس کی خوبیاں دل پر نقش ہو جائیں محبت وہ جوہر لطیف ہے جو عالم کی گرمی ہنگامہ کی روح رواں ہے۔ یہ نہ ہوتی تو دنیا برفستانی ہوتی جس میں سوائے افسردگی اور پژمردگی کے کچھ نہ ہوتا جب تک محبت دل میں گرمی پیدا نہ کر سکے [illegible] موجزن ہو کر بلند نہیں ہوتیں۔ اسی بلندی میں انسان کی علو مرتبت کا راز پوشیدہ ہے۔ حوصلہ بلند اور عزم عالی نہ ہو تو آدمی خود غرضی و ذاتی منفعت کی پست سطح سے کبھی بلند نہیں ہو سکتا۔ عالم خواب و خور کے متوالے ترقی و عروج کا پاکیزہ جمال خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتے ایک درماندہ قوم کو ابھار کر ترقی کے مدارج پر لانا ہمیشہ ایک عظیم الشان قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی قربانی کی شرائط اس وقت پوری ہوتی ہیں جب ذاتی غرض و آسائش ذاتی دولت کو قوم و ملت پر قربان کر دیں۔ اس سے کم تر قربانی قربانگاہ ترقی میں مقبول نہیں۔ (نور محمد میانوی)

تاکید توحید و سنت

(از قلم مولوی عبدالرحیم صاحب قریشی ساکن بھیال۔ گورداسپور)

باری تعالیٰ کی ہستی کے اقرار کے بعد ہر عاقل و بالغ انسان پر سب سے پہلے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اُس (اللہ تعالیٰ) کے احکام کی فرمانبرداری ہر موسم ہر لمحہ اور ہر حالت میں کمر بستہ ہو کر کرے۔ اس لئے کہ انسان اُسی کا دیا کھاتا، اُسی کا بخشا پہنتا ہے۔ اُسی کے سورج کی روشنی سے متمتع ہوتا اور اُسی کے پیدا کئے پانی سے فیض پاتا ہے۔ اُسی کی زمین پر چلتا اور اسی کے آسمان کے نیچے بستا ہے۔ اُسی کی اگائی ہوئی کھیتیوں سے مستفید اور اُسی کی بہتے ہوئے دریاؤں سے مستفیض ہوتا ہے اس لئے کہ وہ خالق کل شئی ہے اور سب کچھ اُس نے انسان کی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بنایا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ خلق لکم ما فی الارض جمیعا۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔ کون ہے جو اُس کے سوا اس قدر لاتعداد اور بے حساب انعام بخشے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اُس کے انعامات، احسانات اور نوازشات کو گننا انسان ضعیف البنیان کی طاقت سے بالاتر ہے وہ انہیں ہرگز ہرگز بھی گن نہیں سکتا۔ و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ اس پر شاہد ہے ماں کے پیٹ میں بچے کا پرورش پانا پتھر کے اندر کیڑے کو رزق دینا۔ تحت الثریٰ کے جانداروں اور غیر جانداروں کی نگہداشت کرنا۔ خشک موسم اور مایوس کن ایام کو اپنی بے پناہ رحمت سے پُر بہار اور امید افزا بنانا۔ یہ اور ایسا ہی بہت کچھ اسی کی قدرت کا ملہ کا ایک ادنیٰ ترین کرشمہ ہے۔ زیادہ اپنی طرف ہی دیکھئے۔ و فی انفسکم افلا تبصرون۔ ارباب بصیرت کیلئے بے شمار آیات اور لاتعداد نشانات صرف اُن کے اپنے ہی جی کے اندر موجود ہیں۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ بہت تھوڑے ہیں۔ جو اُس کی نعمتوں کا جائز اعتراف اور اُس منعم حقیقی کی عطا کی ہوئی چیزوں کی صحیح قدر شناسی کرتے ہیں۔ "و قلیل من عبادی الشکور"

اس لئے ہر بنی نوع انسان کا اولین فرض یہ ہے کہ اُس کی ذات و صفات اور عبادات و احکام میں کسی کو شریک نہ بنائے۔ بلکہ خالص اُسی کا ہو جائے۔ یعنی اپنے آپ کو اس کا مطیع بنائے۔ اس کے اوامر کی بخوشی و رضا تعمیل اس کے منہیات سے قطعی اجتناب کرے۔ یہی اطاعت ہے اور یہی عبادت۔ یہی دین قیم کی تعلیم ہے۔ اس راہ میں ملک ہو۔ دولت اور وطن ہو۔ کنبہ اور اولاد ہو۔ اور خواہ انسان کو اپنی جان بھی کیوں نہ قربان کرنی پڑے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اُس کے فرمودہ احکام کی تعمیل کے ذریعے کی جائے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیات و ممات کا مقصد محض اُس کی رضا کے لئے تھا اور اس راہ میں اپنا وطن مالوف و کنبہ۔ جورو بچے۔ مال و جان تک سب کچھ قربان کیا۔ مگر اُس کے حکم سے عدول نہیں کیا۔ یہی معنی ہیں حنیفا مسلما کے۔

ابتدائے آفرینش سے لیکر آج تک کے حالات اگر من کل الوجوہ نہیں تو کم از کم تھوڑے بہت ہمارے سامنے ہیں کہ فرعون کیوں غرق ہوا؟ نمرود کیوں ذلیل ہوا؟ قارون ذلت کے گڑھے میں کیوں

گرا؟ ابلیس کیوں ملعون ہوا؟ قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود کیوں ذلیل وخوار، تباہ وبرباد ہوئے؟ بنی اسرائیل کیوں آئے دن آفات سماوی کی آماجگاہ بنے رہے۔ جنگ بدر میں تیرہ سو مسلح آزمودہ کار جنگ نوجوان کیوں تین سو نہتے، ناآزمودہ کار، کمزور بوڑھوں اور بچوں کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ یہ کس بات کا نتیجہ تھا؟ کہ قوم لوط زیر وزبر ہوئی۔ کیوں اصحاب الاخدود، قوم تبع کے داؤ مکر سب کے سب فیل ہوگئے؟

میری مراد یہ ہے کہ حکومت، سلطنت، سرمایہ، طاقت اور جمعیت کوئی چیز بھی ان لوگوں کی روسیاہی شرمندگی اور بربادی کے راستے میں حائل نہ ہوسکی۔ بلکہ یہ تمام طاقتیں اور جمعیتیں کسی نامعلوم طاقت کے سامنے سرنگوں اور خائب وخاسر ہوئیں۔

لیکن برخلاف اس کے نوح اور معدودے چند مسلمان اتنے بڑے طوفان میں بھی محفوظ ومصئون رہتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ سے قوم انقطاع تعلقات کرتی ہے۔ باپ گھر سے نکال دیتا ہے۔ بادشاہ مخالف ہوکر آگ میں پھینک دیتا ہے۔ تاکہ اُس (بادشاہ) کی بغاوت کا نشان آگ میں جل جائے اور بھسم ہوکر مٹ جائے۔ مگر وہی آگ جس میں سوزش تھی۔ سیدنا ابراہیمؑ کے لئے آیۂ رحمت اور پیکر سلامت بن جاتی ہے۔ دریائے نیل فرعون کو مع اُس کے لشکر کے غرق کر دیتا ہے۔ مگر مؤمنین موسٰی اسی دریا کو سلامت باکرامت عبور کر جاتے ہیں۔ اصحاب الاخدود کا لڑکا دریا میں غرق کرنے کی نیت سے گرایا جاتا ہے۔ مگر سلامت نکلتا ہے۔ آگ میں پھینکا جاتا ہے۔ لیکن آگ اُس کا بال بھی نہیں جلا سکتی۔ پہاڑ پر سے اُسے دھکا دیا جاتا ہے۔ مگر وہ لڑکا وہاں سے بھی بآرام واطمینان بادشاہ کے دربار میں صحیح سلامت پہنچ جاتا ہے۔ آخر کیوں ایسا ہوا کہ ایک نوحؑ، ایک ابراہیمؑ ایک موسٰیؑ اور ایک لڑکا تمام قوم، حکومت اور جمعیت کے مقابلے میں کامیاب وکامران رہے۔ کیوں انہیں قوم نقصان نہ پہنچا سکی

سیّد الاولین والآخرین، برگزیدۂ کائنات، فخر موجودات احمد مجتبٰے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ اصحابہٖ وسلم مکہ معظمہ میں مقیم ہیں۔ ہجرت کا حکم خدا تعالےٰ کی طرف سے مل چکا ہے۔ بہت سے صحابی مدینے پہنچ چکے ہیں۔ آج رات آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باری ہے۔ مخالفین کو علم ہوچکا ہے۔ اس لئے کفار مکہ و مشرکین علاقہ کے نوجوان ہاتھوں میں تلواریں، نیزے، برچھیاں لے کر مکان کے صحن میں داخل ہوگئے ہیں اور منتظر ہیں کہ کب (حضور) باہر نکلیں۔ اور یہ لوگ اپنے بتوں اور معبودوں کا انتقام لیں۔ مگر قدرت خداوندی کا نظارہ دیکھئے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کی موجودگی میں انہی کے بیچ میں سے اُن کی آنکھوں میں خاک جھونک چلے آتے ہیں۔ اُن کی تمناؤں پر پانی پھر جاتا ہے۔ کیوں؟

اول الذکر لوگوں نے باری تعالیٰ عزاسمہ کے احکام کی نافرمانی کی۔ سزا پائی۔ مؤخر الذکر لوگوں نے خدا تعالےٰ کے احکام کی فرمانبرداری کی۔ انعام پایا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرنے سے حیات طیبہ میسر ہوتی ہے۔ اور آخرت میں نجات ابدی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ملاقات الٰہی، دیدار الٰہی کا شرف حاصل ہوجاتا ہے اور فلاح پانا اسی کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنے احکام اولوالعزم رسولوں نبیوں اور راستبازوں کی معرفت مخلوق میں پہنچا کر اتمام حجت کر دیا۔ یہ بھی اُس کی بہت ہی نوازش ہے۔ انبیاء علیہم السلام نے اُس کے احکام کی تبلیغ بوجوہ احسن کی۔ نمونتًا اپنے آپ کو پیش کرکے فرمایا۔ فاتقوا اللہ واطیعون۔ پھر انبیاء کے صحابی تبعین نے اسوۂ نبی کی ایسی اطاعت کی کہ اللہ تعالیٰ نے اسی دنیوی زندگی میں والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ ویؤثرون علیٰ انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ کے تمغے حاصل کئے۔ اور دربار رسالت سے اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ نبوت تشریعی اور غیر تشریعی ختم ہوچکی تھی۔ ورنہ اگر اتباع نبوی کے کمال سے نبوت مل سکتی تو حضرت کا ایک ایک صحابی آپ کے بعد نبوت کا حقدار ہوتا۔ اس لئے کہ صحابہ رضؓ میں سے بعض نے اتباع نبوی کا وہ درجہ حاصل کرلیا تھا کہ صحابیؓ کی سنت اور طریقہ بذات خود باقی لوگوں کے لئے مطاع مقرر ہوگیا۔ کما قال علیہ السلام فی الحدیث ؎

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پروردگار عالم کی فرمانبرداری اور اطاعت اُس کے دین کا خلاصہ اگر کہیں ہے۔ تو سیّد العرب والعجم، مفخر بنی آدم، رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی سنت کی روشنی میں اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرنا افضل واولیٰ ہے۔ یہی حقیقی اطاعت ہے اور اسی کا نتیجہ حیات ابدی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بالمقابل اس کی مخلوق میں سے کسی کی اطاعت واجب قرار دینا اور اُس کے رسول محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ آبائنا وامہاتنا) کے اسوہ یا طریقہ کے ماسوا کسی امتی کے اسوہ یا طریقہ کو دین میں اپنا مطاع بنانا۔ یا کسی امتی کی اطاعت کو دین کا جزو سمجھنا یا واجب قرار دینا۔ اور اُس کو سنت نبوی کے بالمقابل کھڑا کر دینا۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول سے اعراض، سرکشی اور بغاوت کرنا ہے اور بدعت وضلالت اسی کا ہی نام ہے۔

اللہ تعالیٰ خاکسار کو اور جملہ مؤمنین کو اتباع نبوی نصیب کرے۔ اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے بچائے۔ قیامت میں انبیاء، شہداء، صلحاء کے ساتھ حشر کرکے رفاقت مرحمت فرمائے۔ آمین!

مصنفہ مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تقویۃ الایمان

مع تذکرۃ الاخوان ورسالہ حارق الاشرار ورسالہ راہ سنت وخط مولانا شہید وفتویٰ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ۔ قیمت عہ

صراط مستقیم

(اردو ترجمہ) یہ کتاب مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ نے علم تصوف میں لکھی تھی کتاب کی خوبی مولانا کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔ پنجاب

المرقات فی احکام الصلوٰۃ۔ نماز کے احکام (۳۴۴)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۹۴ } کوئی شخص کسی خاص چند شروط کی بنا پر بغرض دفع قضیہ فساد اپنی کوئی خاص ملک مسجد کے سوا جو احاطہ مسجد سے ملحق ہو اگر وقف کردے اور اسکے بعد جن جن شروط کی بنا پر وقف تھا اس کا خلاف باطل عہد شکن ہو جائے یعنی وہ فریق جو شروط قبول کر چکا تھا اپنے عہد کو توڑ دے تو وقف منسوخ یا باطل ہو جائیگا یا بحال رہے گا۔ (محمد ایوب خطیب نیلگری)

ج ۹۴ } وقف بحال اور محفوظ رہیگا۔ موقوف علیہم حقدار نہ ہوں گے تاوقتیکہ وہ شروط کی پابندی نہ کریں۔

س ۹۵ } ایک چیز ایک مسجد خاص کے نام سے وقف اور رجسٹر بھی ہو گئی ہے۔ اگر کوئی شخص کہ جس کے پاس اس ملک وقف شدہ کے کاغذات وغیرہ اُس کو معتمد سمجھ کر رکھ دئیے جائیں اور پھر وہ شخص معتمد اسمیں خائن ہو یا ایسی ملک کو کسی دوسری مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں اپنی خود غرضی نام آوری ریاکاری کی غرض سے خرچ کرے اور جس مسجد کے نام سے رجسٹر ہے جب اس مسجد کے والی اس سے اس ملک وقف شدہ کا حساب آمد خرچ طلب کریں تو حیلے حوالے کرے اور اس کے غبن کی وجہ سے نت نئے فتنے فساد برپا کرے تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۹۵ } ایسے شخص کو تولیت سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا دیانت دار مقرر کیا جائے۔ اس کا فیصلہ کوئی منتظم جماعت ہو تو کرے یا جج سے کرایا جائے۔ اس کے سوا ناحق نہ ہوگا۔

س ۹۶ } موضع دھونرہ ٹانڈہ میں عیدگاہ چار دیواری پختہ اس وقت تعمیر شدہ موجود ہے۔ اس وقت عیدگاہ کے تین طرف قبرستان ہے اور ایک طرف تالاب ہے۔ پرانے لوگوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک نیم کا پیڑ ہے جہاں ایک چھوٹی سی مسجد تھی اور اس کے سامنے پورب، کو مسجد کے باہر چار قبریں پختہ تھیں اور ایک قبر کسی فقیر کی کچھ فاصلہ پر تھی۔ بوقت تعمیر عیدگاہ چار دیواری پختہ مسجد منہدم کرکے مسجد کی جگہ احاطہ عیدگاہ میں آگئی۔ اور وہ قبریں چاروں بھی احاطہ عیدگاہ چار دیواری کے اندر آگئی تھیں وہ قبریں پختہ مسمار کرکے اور کچھ چھیل کر کے فرش برابر کر دیا گیا تھا۔ اور جو قبر مسجد سے فاصلہ پر تھی وہ اب عیدگاہ کے احاطہ سے پورب کو باہر ہے۔ اس وقت حالت موجودہ میں کوئی نشان قبر کا عیدگاہ کے احاطہ میں ظاہر نہیں ہے۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ پورب پچھم دکھن قبرستان عام طور سے ہو گیا۔ بعض علماء کرام اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ عیدگاہ قبرستان کے اندر ہے اس میں بموجب حدیث نبوی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس کو منہدم کر دیا جائے اور دوسری جگہ نماز پڑھنی چاہئے۔ لہذا کیا حکم ہے؟ (عبدالمجید خریدار اہلحدیث از دھونرہ ٹانڈہ)

ج ۹۶ } اگر عیدگاہ کے سامنے قبریں نہیں ہیں تو نماز جائز ہے۔

س ۹۷ } آج کل علی العموم بعض جگہ لڑکے والے لڑکی والوں کو اور بعض جگہ لڑکی والے لڑکے والوں کو نقد رقم پیشگی قبل از نکاح دیا کرتے ہیں۔ مثلاً زید کی لڑکی ہے اس کی خواہش ہے کہ عمر کے لڑکے سے بیاہی جاوے مگر عمر کے لڑکے کو اکثر لڑکیاں حسین و جمیل بسبب اس کی امارت و لیاقت و حسب و نسب کے ملنے کی امید ہے۔ اس لئے اس کی توجہ زید کی لڑکی کی طرف نہیں ہے۔ لہذا زید نے دیکھا کہ کچھ لالچ دیا جاوے چنانچہ پانچہزار یا دس ہزار روپیہ قبل از نکاح دیکر عمر کے لڑکے کو رضامند کر لیا اور لڑکی بھی نکاح کر دی۔ اسی طرح بعض لڑکی والے لڑکے والوں سے رقم خود لیتے ہیں یہ ایسا رواج ہو گیا ہے جس سے غرباء طبقہ پریشان ہے کیا یہ رواج خیر القرون میں جاری تھا یا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟ (غلام حسین عبدالکریم از کرنول علاقہ مدراس)

ج ۹۷ } یہ رسوم قابل اصلاح ہیں شرعی حکم نہیں۔ خاصکر لڑکے کو تو لینے کی طمع نہیں ہونی چاہئے آیت الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ وبما انفقوا من اموالھم پر غور کریں۔

س ۹۸ } ایک شخص مسلمان نے اپنی لڑکی کی شادی گرجا میں موافق عیسائی مذہب کے اور حاکم ایک ہندو عیسائی مذہب کے ساتھ کردی اس کا حکم کیا ہے یعنی ابھی تک وہ مسلمان ہے یا خارج از اسلام۔ (محمد کاظم خریدار اہلحدیث از برٹش گیانا)

ج ۹۸ } یہ سوال قابل وضاحت ہے کہ باپ نے اپنی بیٹی کا نکاح گرجا میں کیوں کیا۔ لڑکی عیسائی تھی یا کیا۔ تفصیل معلوم ہونے پر جواب ہو سکے گا۔

س ۹۹ } ایک شخص نے اپنی عورت کو چھوڑ دیا یا عورت نے اس کو جدا کر دیا بسبب کسی عذر کے اور وہ طلاق نہیں دیتا۔ اب اوس کے (عورت کے) دوسرے نکاح کی ضرورت ہے کیونکہ وہ خرچ نہیں دیتا۔ لہذا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۹۹ } جو شخص عورت کو نان نفقہ نہ دے عورت کو نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔ اللہ اعلم!

س ۱۰۰ } جو شخص قرآن و حدیث سے فقہ کے حکم کو معتبر جانتا ہو اور کہتا ہو کہ بغیر فقہ کے ہم لوگوں کا ایمان ٹھیک نہیں۔ کیونکہ قرآن و حدیث کا علم مجھ کو نہیں تو ایسے شخصوں کے لئے قرآن و حدیث سے کیا حکم ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۱۰۰ } قرآن و حدیث اصل ہے اور مسائل فقہیہ اس کی فرع ہیں۔ جو اصل کا منکر ہو وہ فرع کا بھی بطریق اولیٰ منکر ہے۔

س ۱۰۱ } اس ملک میں دستور ہے کہ بعض مولوی لوگ جو یہاں پر ہیں بعض مردوں سے طلاق لیکر دو گواہوں کے ساتھ ایک جلسہ میں نکاح پڑھا دیتے ہیں اسی وقت اور بعض بعد عدت کے تو کیا یہ نکاح بحکم شریعت ہو جاتا ہے (سائل مذکور)

ج ۱۰۱ } طلاق کے بعد فوراً نکاح ثانی صحیح نہیں عدت گزارنی ضروری ہے مگر ایک صورت میں کہ میاں بیوی کا ملاپ نہ ہوا ہو اور طلاق ہو جائے۔ قولہ تعالیٰ ما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا

ahmadimuslim.de

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی کمی اشاعت کو پورا کرنا ہر خریدار اخبار کا تبلیغی فرض ہے۔ اس لئے اپنے اپنے حلقہ اثر میں ضرور کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ آپ کی کوشش وہمت رائیگاں نہیں جائیگی۔ انشاء اللہ!

ثنائی برقی پریس امرتسر سے دفتر ہذا کی معرفت جو اصحاب خط وکتابت کرتے ہیں یا ہبلغات بھیجتے ہیں ان کی خاطر خواہ جلد تعمیل نہیں ہو سکتی۔ لہذا بہتر صورت یہی ہے کہ ایسے حضرات براہ راست مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

"منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر"

صلوٰۃ وسلام فضائل درود شریف پر مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند کی نہایت عمدہ کتاب ہے۔ درود شریف پڑھنے کے مسنون طریقے بھی مندرج ہیں۔ تاکہ عوام مروجہ طریقوں کی بجائے طریقہ نبویہ و اصحابہ کرام علیہم السلام پر عمل پیرا ہوں۔ قیمت ۵ر

پاک زندگی یہ کتاب بھی مولانا موصوف ہی کی تصنیف ہے۔ دراصل یہ صلوٰۃ وسلام کا دوسرا حصہ ہے۔ مگر اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کے علاوہ اور مفید نصائح بھی درج ہیں قیمت ۱۲ر

ہر دو رسائل ملنے کا پتہ۔ منیجر دینی بک ڈپو۔ کوچہ ناہرجان دہلی۔

انوکھے افسانے حصہ اول مصنفہ محمد عبد السلام صاحب فضل۔ جس میں سراغرسانی کے پانچ حیرت انگیز افسانے شائع کئے گئے ہیں۔ یعنی جس طرح یورپی ممالک میں اغوا۔ ڈکیتی۔ قتل وغارت کی منظم سازشوں کا سراغ لگایا جاتا ہے۔ اس طرح ہندوستان میں واقعات دکھائے گئے ہیں جن کو پڑھ کر انسان کی حس کی جدت کی بے اختیار داد دینی پڑتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ [illegible] باؤلی۔ پانی پت ضلع کرنال۔

متفرقات [illegible] کریں۔

امرت دھارا فارمیسی لاہور جو اپنی غیر معمولی شہرت کے باعث روز افزوں ترقی حاصل کر رہی ہے۔ چند سال سے ہر سال صرف ماہ مارچ میں امرت دھارا کے علاوہ دیگر مرکبات، مفردات، ادویات اور تالیفات پر کافی رعایت کرتی رہتی ہے۔ اس سال ماہ رواں میں بھی کر رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ "اہلحدیث" کے ہزارہا ناظرین اس رعایت سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اخبار ہذا کے صفحہ ۱۷ پر اس کا اشتہار مندرج ہے۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے منیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی لاہور سے خط وکتابت کریں۔

غرباء کی سنی گئی غریب فنڈ میں عرصہ سے کوئی امداد نہیں آتی تھی۔ اس لئے مجبور ہو کر سائلین کے نئے داخلے وصول نہیں کئے جاتے تھے۔ جس کا ہمیں بھی صدمہ ہوتا تھا الحمد للہ کہ آگرہ کے ایک صاحب خیر نے مبلغ بیاسی ۸۲ روپیہ اس فنڈ کے لئے عطا فرمایا۔ چنانچہ اس رقم سے مندرجہ ذیل سائلین کے نام اخبار جاری کیا جا رہا ہے۔

سائل ۳۳ محمد عبد اللہ بھوزالی ۸؍ ۳۴ محمد عبد اللہ بٹالہ ۶؍۔ ۳۵ عبد الحکیم کرانہ ۸؍ ۳۶ محمد حسن چک ۳۲۴ سے۔ ۳۷ محمد الدین دل شاہ دولہ سے۔ ۳۸ محمد اسلم ناصری گنج ۶؍۔ ۳۹ محمد چاند کانگنج ۸؍ ۴۰ عبد الرحمن کانگنج ۶؍۔ ۴۱ عبد الاحد کوپا گنج ۸؍ ۴۲ محمد بشیر بھاگووال سے۔ ۴۳ مولوی ابو تراب جو جعیل سے۔ ۴۴ محمد زین اللہ بھرولیا بازار سے۔ ۴۵ سردار محمد نوشہرہ مجانگہ سے۔ ۴۶ کریم عبد اللہ منڈی ہا عہ۔ ۴۷ خلیل احمد مرزا پور ۸؍۔ ۴۸ ابو سعید عبد العزیز لدہانہ ۱۲؍۔ ۴۹ عبد الحی فیروز آباد ۶؍۔ ۵۰ محمد یحییٰ ضلع کٹنا سے۔ ۵۱ عبد الغنی رتلام سے ۵۲ عبد القادر فتح گڑھ چتور سے ۵۳ محمد شفیع سل سے ۵۴ احمد علی چک ۱۳۵ ضلع جھنگ ۶؍۔ ۵۵ مولوی محمد صاحب از کوٹ بھائی ۸؍۔ ۵۶ محمد حسین حاجی پور سے۔ ۵۷ مولوی نور محمد میان سے۔ ۵۸ عبد الرحیم [illegible] سے۔ ۵۹ حاجی عبد الکریم لاہور سے۔ ۶۰ خیر الدین [illegible] سے ۶۱ غلام نادر [illegible] ۶۲ محی الدین [illegible] سے ۶۳ عبد العزیز [illegible] ۶۴ محمد یونس [illegible] اللہ

۶۵ عبد السلام دہلی سے۔ ۶۶ عبد الرحمن رام پور سے ۶۷ عبد اللطیف دہلی سے۔ ۶۸ غلام باری اسلام پور ۶؍۔ ۶۹ محی الدین سانگلہ کوٹ سے ۷۰ عبد الرزاق از رائی فنگ ۸؍ ۷۱ محمد امین مبارک پور ۷۲ عبد الرحمن سہریا ۶؍ ۷۳ محمد ایوب خلگری سے ۷۴ زین العابدین بارہ ۱۲؍۔ ۷۵ اصغر علی گجرات سے ۷۶ مدرسہ شمیہ دیرووال سے۔ ۷۷ حاجی قطب الدین دارڑ ۶؍۔ ۷۸ فضل اللہ ٹریچور سے۔ ۷۹ عبد الواحد لائل پور سے ۸۰ حبیب اللہ جمشید پور سے ۸۱ محمد عالم کوٹلی لہاراں ۶؍۔ ۸۲ محی الدین سردار پور سے۔ ۸۳ عبد الغفور از ماچھی واڑہ ۸؍۔ ۸۴ احمد الدین [illegible] ۸۵ عبد الرحیم انبوہا سے۔ ۸۶ عبد الغفار چراغ نگر سے ۸۷ محمد طیب حسین آباد سے۔ ۸۸ بشیر الدین بنارس ۶؍۔ از فتوی فنڈ للعصر۔ میزان ۲۵۳-۲-۰

۵۶ سائلین کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا بقایا فنڈ ۲ر

صرف بیس سائل اور ہیں۔ دیگر اصحاب خیر بھی ہمت کرکے ان کے نام بھی اخبار جاری کرا دیں۔

ضرورت کتب حسب ذیل کتب جس صاحب کے پاس برائے فروخت ہوں یا جس صاحب کو جائے فروخت کا علم ہو۔ مجھے اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔

(۱) ابکار المنن فی تنقید آثار السنن

(۲) ظفر الامانی مصنفہ مولوی عبد الحی رحمہ اللہ

عبد العزیز متعلم مدرسہ محمدیہ جامع مسجد اہل حدیث جلال پور پیروالہ ضلع ملتان

ضرورت معاش میں تخمیناً پچیس سالہ نوجوان، پابند صوم وصلوٰۃ ہوں۔ میں نے ۱۹۳۳ء میں ورنیکلر فائنل کا امتحان پاس کیا تھا اور ازاں بعد مختلف سکولوں میں بطور نائب مدرس کام کرتا رہا ہوں۔ میرا طریق تعلیم اور تجربہ نارمل پاس اساتذہ سے کم نہیں۔ اگر کسی صاحب کو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے یا دیگر کاروبار کے لئے ضرورت ہو تو مجھے یاد فرما سکتے ہیں۔

احقر [illegible] محمد ابراہیم [illegible]

ملکی مطلع

قانون خلع پاس ہوگیا

خدا کی شان کہیں یا غضب الٰہی کہیں کہ مسلمانوں کی غفلت سے احکام شرعیہ کے اجراء کی منظوری غیر مسلم حکومت سے لینی پڑتی ہے۔ مرد و عورت کا تعلق دنیا کی آبادی کا بنی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے دونوں طرفوں کے حقوق برابر برابر رکھے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

(جیسے عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں ایسے ہی مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں)

اسی لئے عورت کا یہ بھی حق ہے کہ خاوند کی ایذا رسانی یا باہمی ناچاقی کی صورت میں مرد کا دیا ہوا مہر واپس کر کے اس سے جدائی حاصل کر لے۔ اس کو شریعت اسلام میں خلع کہتے ہیں۔ ایسا ہی دوسرے عوارضات مثلاً خطرناک بیماری۔ طویل قید یا حد سے بڑھی ہوئی غریبی و تنگدستی کی صورت میں بھی عورت خلع کرا سکتی ہے۔ مگر گردش زمانہ سے جب اسلامی تعلیم غفلت و جمود کے پردے میں چھپ گئی تو خدائی حکم سے بطور سزا اور غضب کے ہائی کورٹ پنجاب میں یہ فیصلہ ہوا کہ کسی منکوحہ کا اتنا کہہ دینا کہ میں نے اسلام چھوڑ دیا ہے اس کا نکاح فسخ ہونے کیلئے کافی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو عورت خاوند سے ناراض ہوتی اس کا سبب اصلی ہوتا یا بناوٹی وہ اسلام سے مرتد ہو کر اپنا نکاح خاوند سے قانوناً فسخ کرا لیتی۔ پھر آزاد ہو کر جہاں چاہتی چلی جاتی۔ اس سے مسلمانوں کے بہت گھرانے برباد اور ویران ہوگئے جس سے مسلمانوں میں سخت پریشانی پیدا ہوئی تو علمائے حنفیہ نے اس تکلیف پر توجہ کر کے اس کا ایک حل تجویز کیا۔ مگر یہ حل خود لاینحل تھا۔ چنانچہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے ایک کتاب لکھی جس کا نام [illegible] میں آپ نے

متعہ [illegible] چونا [illegible] تسلیم کر لیا [illegible] فرمایا [illegible] اپنے [illegible] اسی خاوند کے ساتھ بکر ر نکاح کرنے پر رضامند ہو جائے کیا ہندوستان میں اس فتوے پر کوئی شخص عمل کر سکتا ہے

مسلمان اسی پریشانی میں سرگرداں تھے کہ خدا نے سید محمد احمد کاظمی اور میر غلام بھیک نیرنگ وغیرہ ممبران مرکزی اسمبلی کے دل میں ڈالا کہ اس کے متعلق اسمبلی میں تحریک کریں۔ چنانچہ کاظمی صاحب نے ان مظلوم عورتوں کے متعلق ایک مسودہ قانون مرکزی اسمبلی میں پیش کر دیا۔ خدا جانے موصوف کو اس میں کتنی محنت کرنی پڑی ہوگی اور کہاں تک غیر مسلم ممبروں کو اپنا مافی الضمیر سمجھانے میں دقت اٹھانی ہوگی۔ بہرحال یہ مسودہ قانون مختلف حالات سے گزرتا ہوا ان الفاظ میں پاس ہوا۔

مندرجہ ذیل حالات میں مسلمان عورت کو حق حاصل ہوگا کہ جج کی عدالت میں درخواست دیکر اپنا نکاح فسخ کرا لے۔

(۱) شوہر بیوی بچوں کے نان و نفقہ کا انتظام کئے بغیر دو سال تک مفقود الخبر رہے۔
(۲) دو سال تک گزارا نہ دے سکے یا گزارا دینے میں غفلت کرے
(۳) سات برس یا اس سے زیادہ مدت کیلئے قید ہو جائے۔
(۴) تین سال تک بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرے
(۵) شادی کے وقت نامرد ہو اور اسکے بعد بھی نامرد رہے
(۶) دو سال تک جنون۔ جذام یا کسی خطرناک جنسی مرض میں مبتلا رہے۔
(۷) بیوی پر کوئی روح فرسا ظلم کرے۔
(۸) اگر والد یا ولی پندرہ سال سے کم عمر کی لڑکی کی شادی کر دے تو بالغ ہونے کے بعد (۱۸ سال) لڑکی اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔
(۹) کوئی ایسی وجہ پیدا ہو جائے جس کی بنا پر شریعت نے عورت کو خلع کا اختیار دیا ہو۔

نمبر ۷ کی تشریح کی گئی ہے کہ مثلاً مرد کسی فاحشہ سے میل جول رکھتا ہو یا بیوی کی جائیداد اس کی اجازت کے بغیر فروخت کر دے۔ یا ایک سے زیادہ بیویاں ہونے کی حالت میں مساوی سلوک نہ کرے۔[1]

(انقلاب لاہور ۲۹ مارچ ۳۹ء)

اہلحدیث | تحریک اور ان کے ساتھیوں کی اصل غرض اس قانون سے یہ ہے کہ مسلمان عورتیں حیلہ بہانہ سے مرتد ہو کر جو خانہ بربادی کرتی ہیں اس کی روک تھام ہو جائے ایسی مرتدہ عورت جدید قانون کی رو سے اپنے خاوند کے عقد نکاح ہی میں رہیگی اور دوسرے خاوند سے نکاح نہیں کر سکیگی۔ اس اثنا میں خاوند اسے راضی کر کے اس کے ساتھ احتیاطاً نکاح ثانی کر کے معاشرت کرے تو سب کے نزدیک جائز ہوگا۔ رہی سات سال کی مدت۔ ہمارے خیال میں یہ زیادہ ہے۔ جبکہ ایلا کی صورت میں قرآن شریف نے صرف چار ماہ تک عورت کو انتظار کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

پھر قید کی مدت سات سال بھی بہت زیادہ ہے۔ بہرحال جو کچھ ہوا وہ غنیمت ہے آئندہ اس کی اصلاح ممکن ہے۔ ؎

مردے از غیب بیروں آید و کارے بکند

امرتسر میں فساد۔ ہڑتال اور خاتمہ

امرتسر میں ۱۰ محرم الحرام کو عاشورہ کے دن ہندو مسلم فساد ہوگیا جو وقوعہ کے اعتبار سے کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ اگر دونوں قوموں کے سمجھدار آدمی ذاتی اغراض کو الگ کر کے ملکی مفاد کو مدنظر رکھتے تو ہمارے خیال میں فساد ہی نہ ہونے پاتا اگر اس کا آغاز ہو بھی گیا تھا تو فوراً رفع دفع کر دیا جاتا۔ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ فساد کو مٹانے والے کم اور ترقی دینے والے زیادہ ہوتے ہیں ہمیں غیب دانی کا دعویٰ نہیں ہے مگر چشم بصیرت سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس قسم کے فسادوں میں انتخابات (الیکشن) کی خود غرضیاں ضرور پائی جاتی ہیں۔ اللہ اعلم بما فی صدور العالمین۔

اس فساد کی ابتدا دراصل محرم کی دسویں رات سے ہوئی جبکہ مسلمانوں کا ایک اکھاڑہ گتکے بازی کرتا ہوا نمک منڈی میں پہنچا (جہاں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے) وہاں ان پر اینٹیں برسائی گئیں۔ اسی وقت خطرناک فساد ہو جاتا مگر پولیس کی بروقت مداخلت سے فوراً اس پر قابو پا لیا گیا۔ دوسرے دن عاشورہ کے روز تعزیوں کا جلوس جا رہا تھا کہ بازار کرموں ڈیوڑھی میں تصادم ہو گیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس موقع پر [illegible]

(۳۸۶)

[1] ۱۸ برس کی عمر تک لڑکی کو جب تک مرد و عورت سے نہ ملنے کا قصر ہو اس کو نکاح کے بعد فسخ کا حق نہیں [illegible]

کس نے کی۔ ہاں ایک قرینہ یہ ہے کہ مسجد ملہ نیاں کا صحن بھی توڑا گیا (یہ مسجد موقع ہنگامہ کے قریب ہی ہے) یہ کام یقیناً کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی ہندو مسلم دکانداروں کے سائن بورڈ ٹوٹے ہوئے پائے گئے۔ آخر پولیس کی کوشش سے تعزیوں کا جلوس بغیر خونریز لڑائی کے حسب دستور شہر سے باہر نکالا گیا۔ یہ بھی سننے میں آیا کہ بعض دکانیں بھی لوٹی گئیں مگر عام طور پر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ ہاں فریقین کے دو آدمی مر گئے اور بہت سے زخمی ہوئے جن میں سے اکثر مسلمان ہیں۔ خشت باری کے الزام میں ترپن ۵۳ ہندو گرفتار کئے گئے۔ جس پر اظہار ناراضی کرتے ہوئے ہندوؤں نے شہر میں مکمل ہڑتال کی جو ایک ہفتہ تک جاری رہی۔ اس اثنا میں ہندو لیڈر حکام ضلع سے مطالبات کرتے رہے۔ ہندو اخبارات کے بیان کے مطابق ان کے اہم مطالبات یہ تھے کہ ہندو گرفتار شدگان کو چھوڑ دیا جائے اور تعزیوں کا وہ راستہ جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے ترک کر دیا جائے اور ہندوؤں کے نقصان کی تلافی کی جائے۔ ذمہ دار پولیس افسروں کو جن کی غفلت سے انکا نقصان ہوا امرتسر سے تبدیل کیا جائے۔ ہندو اخباروں کا بیان ہے کہ صاحب ضلع نے ہندوؤں کو بہت تسلی دی اور ان سے عدل و انصاف کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اس کے بعد ہندوؤں نے ہڑتال کھول دی۔

اس کے برخلاف مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ ملزموں کو کافی سزا دی جائے۔ اس سے پہلے امرتسر میں جو مسلم و سکھ فساد ہوا تھا اس میں سکھ ملزموں کو بالکل ناکافی سزا ملی تھی جس سے غیر مسلم قوموں کا حوصلہ بڑھ گیا۔

ہماری رائے یہ ہے کہ ہندو مسلمان وغیرہ اقوام ہند اگر اپنے دین و دھرم کی پوری پابند ہو جائیں تو فرقہ وارانہ فساد کبھی نہ ہونے پائے کیونکہ کسی مذہب یا دھرم میں اس قسم کے فسادات برپا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے دین و دھرم کی تعلیم کے برخلاف ہو رہا ہے۔ "اہلحدیث" کی گذشتہ اشاعت میں ہم گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کر چکے ہیں کہ وہ اگر ملک سے ایسے فسادات مٹانا چاہتی ہے تو اسکے ادنیٰ اشارے سے مٹ سکتے ہیں۔ حکومت کی عادت ہے کہ بات بات پر کمیشن مقرر کیا کرتی ہے یہاں بھی کئی دفعہ وقت بے وقت کمیشن تو بیکار ثابت ہوئے اور لندن میں بھی کئی مرتبہ گول میز کانفرنس منعقد ہوئی ہے اسی طرح ۲

۳ حکومت مذہبی کانفرنسیں کرے جو ہندو اور مسلمانوں کی الگ الگ ہوں۔ جو رسوم محرم، قربانی، رام لیلا اور ہولی وغیرہ کو مذہب اور دھرم کی ہدایات تک محدود کر دے۔ پہونچے [illegible] جلدی۔

گوشوارہ آمد و خرچ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس

بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

آمد

چندہ معرفت دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی	عہ
جو وصول مولوی عبداللہ صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث	[illegible]
؍ مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ فرنگسری گورگانوی	[illegible]
؍ مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ گوڑگانوی	[illegible]
؍ مولوی محمد جلال الدین صاحب واعظ بھنڈوڑی	[illegible]
؍ مولوی بہرام صاحب کرنری واعظ پشاوری	[illegible]
؍ مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ پشاوری	×
؍ مولوی عبدالحمید صاحب واعظ گوڑگانوی	×

مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری کا گوشوارہ نہیں آیا

آمد ماہ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ [illegible]

خرچ بتفصیل ذیل متعلقہ مدارس کانفرنس اہلحدیث

نمبر	نام	رقم
(۱)	بنام مدرسہ دارالعلوم شکراوہ ضلع گوڑگانوہ	[illegible]
(۲)	؍ مدرسہ اہلحدیث غلو پور ضلع ہوشیارپور	عہ
(۳)	؍ ؍ قطب صوبہ دہلی	[illegible]
(۴)	؍ ؍ ؍ یکہود کریس تبت علاقہ کشمیر	[illegible]
(۵)	؍ ؍ ؍ ؍ غواری	صہ
(۶)	؍ ؍ ؍ ؍ بلغار ؍	صہ
(۷)	؍ ؍ ؍ ؍ بڑہ پائین ؍	صہ
(۸)	؍ ؍ ؍ شک ؍	صہ
(۹)	؍ ؍ ؍ ؍ لال پور بارہ مولا کشمیر	صہ
(۱۰)	؍ ؍ ؍ ؍ باڑی علاقہ دسوپور اسٹیٹ	صہ
(۱۱)	؍ ؍ ؍ ؍ رتن پور ضلع مراد آباد	صہ
(۱۲)	؍ ؍ ؍ ؍ بھٹ پورہ ضلع گورکھپور	صہ
(۱۳)	؍ ؍ ؍ ؍ پریوا نرائن پور ضلع پرتاپگڈھ	صہ
(۱۴)	؍ ؍ ؍ ؍ کپورتھلہ اسٹیٹ پنجاب	صہ
(۱۵)	؍ ؍ ؍ ؍ کوٹلی لہاراں ضلع سیالکوٹ	صہ
(۱۶)	؍ ؍ ؍ ؍ مڈھور ضلع ڈیرہ غازیخاں	صہ
(۱۷)	؍ ؍ ؍ ؍ ایمن والہ ضلع فیروزپور پنجاب	صہ
(۱۸)	؍ ؍ ؍ ؍ شکراوہ ضلع گورگانوہ	صہ
(۱۹)	؍ ؍ ؍ ؍ گلاٹہ ضلع گوڑگانوہ	صہ
(۲۰)	؍ ؍ ؍ ؍ اوڈکی علاقہ بھرت پور	صہ
(۲۱)	بنام مدرسہ اہلحدیث بگوا علاقہ [illegible]	[illegible]
(۲۲)	؍ ؍ [illegible]	×
(۲۳)	؍ ؍ اہلحدیث محلہ [illegible] دہلی	ہے
(۲۴)	؍ ؍ جنیوری علاقہ بھرت پور	للعہ
(۲۵)	؍ ؍ ؍ جوہری چیل علاقہ ؍	للعہ
(۲۶)	؍ ؍ ؍ گھاسیڑا ضلع گوڑگانوہ	للعہ
(۲۷)	؍ ؍ ؍ کہوری تنگہ بانی ؍	للعہ
(۲۸)	؍ ؍ ؍ گودہولہ ضلع گوڑگانوہ	ہے
(۲۹)	؍ ؍ ؍ ساکرس ؍	ہے
(۳۰)	؍ ؍ ؍ پنگواں ؍	ہے
(۳۱)	؍ ؍ ؍ سسولہ کلاں ضلع میرٹھ	ہے
(۳۲)	؍ ؍ ؍ سید پور ؍	ہے
(۳۳)	؍ ؍ ؍ بتوڑی ؍	ہے
(۳۴)	؍ ؍ ؍ سرواڑ متصل نصیرآباد اجمیر	ہے
(۳۵)	؍ ؍ ؍ لال پور ضلع مراد آباد یوپی	صہ

میزان [illegible]

نام واعظین	تعداد تنخواہ	سفر خرچ	میزان کل
مولوی عبداللہ صاحب	[illegible]	۰۸؍	[illegible]
(۲) مولوی عبدالرحمن صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۳) مولوی محمد سلیمان صاحب	[illegible]	۱۴؍	[illegible]
(۴) مولوی محمد جلال الدین صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
(۵) مولوی عبدالحمید صاحب	لعہ	۲؍	[illegible]
(۶) مولوی عبدالرزاق صاحب	[illegible]	۰۴؍	[illegible]
(۷) مولوی شمس الدین صاحب	[illegible]	۲؍	[illegible]
(۸) مولوی بہرام صاحب	آنریری کام کرتے ہیں	۲؍	۲؍

میزان [illegible]

خرچ دفتر اہلحدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر۔ کرایہ دفتر۔ ٹکٹ خرچ دفتر۔ فاکروب

[illegible]

میزان [illegible]

میزان کل خرچ [illegible] کل [illegible]

[illegible] کانفرنس

مفت

کتب خانہ شائیہ امرتسر کی فہرست کتب طلب فرما کر منگوائیں

خوراک اور صحت

کے متعلق بہترین ہدایات ایک کارڈ لکھ کر مفت منگائیں
نورسن کمپنی۔ محمد جان روڈ۔ ہال بازار امرتسر

مرض ذیابیطس کی زود اثر کیمیاوی دوا

مجرب ہے — تجربہ شدہ ہے

الذیابیطس

اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز ہمسایہ مرض ذیابیطس یا سلسل البول یا بول الدم میں مبتلا ہے یا آپ کے بچہ یا عورت کو بول فی الفراش کی شکایت ہے تو الذیابیطس منگا کر قدرت کا تماشا دیکھیے جس کے صرف تین ہفتہ کے استعمال سے بار بار پیشاب کا آنا۔ پیاس کا زیادہ لگنا۔ پانی پیتے ہی بذریعہ پیشاب خارج ہو جانا۔ پیشاب میں شکر یا دیگر مادہ کا خارج ہونا۔ پنڈلیوں میں درد۔ بدن میں خشکی اور ترہل وغیرہ عوارض مرض اکیس یوم میں دور ہو جاتے ہیں صرف چوبیس گھنٹے میں دوا اپنا سحری اثر دکھا کر پیاس اور پیشاب کی کثرت میں نمایاں فرق کر دیتی ہے ہم خوراک نمونہ منگا کر تجربہ کیجئیگا۔ اگر حسب تحریر نمونہ اثر نہ کرے تو نمونہ کی قلیل اجرت حلفیہ تحریر کرنے پر واپس کر دی جاتی ہے۔ قیمت مکمل ۴۲ خوراک ۲۱ یوم سات روپیہ۔ نمونہ خوراک ۸؍ محصول علاوہ۔

بچوں کی دانت نکلنے کی تکالیف کا ایک موثر علاج

محافظ صبیان — محافظ صبیان

حیات الصبیان

ظاہر ہے کہ بچوں کے دانت نکلنے کا زمانہ گویا کہ بچے کی زندگی اور موت کا سوال ہے جو نکہ منہ ایک قسم کا زہریلا مادہ لعاب دہن کے ہمراہ یا دودھ کے ہمراہ پیٹ میں جاتا ہے اور طرح طرح کے عوارض مثلاً ہرے پیلے دست۔ قے۔ نفخ۔ بدہضمی۔ سوکھا پن وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں اور جس سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا بچوں کے لیے بیحد مفید ثابت ہو رہی ہے اس کے استعمال سے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں اور بچے ہر قسم کے عوارض سے محفوظ رہتے ہیں تندرست اور توانا رہتے ہیں ترکیب نہایت سہل ہے جو بلا بدرقہ استعمال ہوتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲؍ تین شیشی ۲؍ محصول بذمہ خریدار۔ پتہ:۔ مطب حکیم سید ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر) متھرا (یوپی)

(۳۸۹)

خمیرہ بادام طیموری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے سستی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے شہرت حاصل ہے مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب و متفکر رہنا معمولی آہٹ سے گھبرا کر دھک دھک کرنا کمزور نسیان وغیرہ کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ بھر تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے محصول ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ:۔ ناظم دواخانہ پنجاب ... روڈ

منیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

گنجینہ روزگار

آج کل ملک میں بے کاری بہت ہے۔ ملازمت وغیرہ ملتی نہیں۔ بہت سے نوجوان روزگار نہ ملنے کی وجہ سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ اس لئے بیکار اور غریب طبقہ کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کتاب ہذا تصنیف کی گئی ہے

اس میں گھریلو دستکاریاں، اور مختلف قسم کی عام استعمال ہونے والی چیزوں کے بنانے کی ترکیبیں اور بے شمار خفیہ تجارتی حالات تحریر ہیں۔ آپ ایک دفعہ اس کتاب کو ضرور منگا کر پڑھیں۔ قیمت صرف ۸؍ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

آدھی قیمت میں امرت دھارا فارمیسی کی تمام ادویات

امرت دھارا فارمیسی اپنے ۳۸ ویں سالانہ جلسہ کی تقریب میں اپنی ادویات کے ان تمام آرڈروں پر جو ماہ مارچ کے اندر ہندوستان اور اس کے باہر کسی بھی ڈاکخانہ سے پوسٹ کئے جاویں۔ پچاس فیصدی کمیشن دے گا۔

پیشگی روپیہ جمع کرانے کی صورت میں سال بھر وہی رعایت

اس ماہ مارچ کی بدولت ایک بیش بہا فائدہ اور حاصل ہوگا اگر آپ کچھ روپیہ اس ماہ مارچ میں جمع کرا دیں گے۔ تو یہ رعایت سال بھر ہی آپ کو تب تک ملتی رہے گی۔ جب تک آپکا روپیہ ختم نہیں ہو جائے گا۔

امرت دھارا مرکبات نیز کشتہ سوناد ... ۳/۴ قیمت میں

امرت دھارا اور اس کے مرکبات نیز کشتہ سونا و ہیرا بھی ۲۵ فیصدی کمیشن کاٹ کر دیا جائے گا۔

آدھی قیمت میں تمام کتب

تندرستی اور حفظان صحت پر پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی قلم جادو رقم سے لکھی ہوئی تمام کتب جن میں کام ورتی شاستر حصہ اول بھی شامل ہے۔ پچاس فیصدی کمیشن کاٹ کر دی جائے گی۔

امراض مخصوصہ مرد ماں۔ رسالہ امرت اور فہرست ادویات و کتب مفت منگائیں۔

امرت دھارا ...

موميائی

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل و دق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی
ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ
سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن
میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے
سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ
کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے
درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان
کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی
ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے
کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲؍۔ آدھ پاؤ
پاؤ بھر مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے
محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ (۳۹۰
(الٰہی) ہمارے یہاں ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ۱۲؍
پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ
کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

جناب عبد الستار صاحب بمبئی۔ میں نے آپکے پاس سے
تین چھٹانک موميائی منگایا تھا، اور فائدہ ہوا۔ ایک چھٹانک
تاج محمد کے نام ارسال کر دیجئے۔" (۱۹ جنوری ۱۹۳۱ء)
جناب حافظ اسرار الحق صاحب ضلع مظفر پور۔ دو چھٹانک
موميائی بہت جلد ارسال فرمائیے۔ اسکے قبل چند بار مختلف پتہ
سے منگا چکا ہوں بہت مفید ثابت ہوئی۔" (۱۸ فروری ۱۹۳۱ء)
جناب راؤ عبد الواسع خان صاحب کیری۔ آپکی موميائی
کی بہت تعریف ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ میں نے اس سے پیشتر
منگائی تھی۔ بہت اچھی ثابت ہوئی۔ اب ایک چھٹانک اور
ارسال فرمائیں۔" (۲۳ فروری ۱۹۳۱ء)
موميائی ملنے کا پتہ: حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

دہلی میں

کتبخانہ رشیدیہ ... جس میں مصر، استنبول، بیروت، لکھنؤ ... کے
ہر خط کی اُردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

قسطلانی شرح تجرید بخاری	۱۶؍	کرمانی شرح بخاری ۲۵ جلد	مطلعہ	تفسیر ابن کثیر طبع جدید خاص طور سے ارزاں ہو گئی ہے	۴؍
حجۃ اللہ البالغہ کاغذ سفید اعلیٰ	۶؍	سیرۃ الحلبیہ	۱۲؍	تفسیر خازن مع معالم	۷؍
بخاری مع حاشیہ سندی	۶؍	شرح سیرۃ ابن ہشام ۴ جلد عمدہ سفید کاغذ	۸؍	المنجد طبع تاسعہ	۸؍
قاموس معرب اعلیٰ کاغذ	۱۰؍	فیض القدیر شرح جامع صغیر (زلکاذمی) ۶ جلد مجلد	۵۰؍	تسہیل المنجد کا اردو ترجمہ ... ایکہزار صفحات مجلد	۱۰؍
مفتاح کنوز السنہ، حدیث کی چودہ مشہور کتابوں میں جتنی احادیث ہیں۔ ان کی مکمل فہرست	۵؍	تاج العروس شرح قاموس	۵۰؍		

نوٹ: فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھیئے تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں۔ اور
تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔
مینیجر کتب خانہ رشیدیہ اُردو بازار دہلی

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف
کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے
بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔
قیمت ایک تولہ عہ
(منگوانے کا پتہ)
نیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

تمام دنیا میں بے مثل
غزنوی صغریٰ حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر
مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۲؍
ان دونو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث
میں شائع ہوتی رہی ہے
پتہ: مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ ... امرتسر

عید کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر آپ نے آج تک
سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی جو تمام ایشیا مسلم مصنفین
[illegible]

خواص پھٹکری

اس سے علاج ... قیمت ...

[illegible]

بعدالت [illegible] صاحب بی اے
پی - ایل - بی - پی - سی - ایس منصف بہادر
درجہ اول ترنتارن ضلع امرتسر

نمبر مقدمہ اجرائے ۹۹ بابت ۱۹۳۸ء

ٹھاکر داس سونی ولد لالہ امرناتھ قوم کھتری ساکن ترنتارن مشتری ڈگریدار

بنام احمد الدین ولد رحیم بخش قوم کمہار ساکن ترنتارن مدیون۔

ایصال سے/۷۰

بنام حاجی عمر الدین ولد رو ہیلا قوم کمہار ساکن ترنتارن حال کلا تھ مرچنٹ کالا لپور بازو رڈ۔ ۳۱۳ ایف ایم - ایس - اصل ڈگریدار۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مشتری ڈگری نے درخواست عدالت ہذا میں گزاری ہے کہ اس نے آپ سے ڈگری بذریعہ بیعنامہ مورخہ ۲۳ خرید کرلی ہے۔ اس کو مشتری ڈگری دار قرار دیا جاوے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱۸ ۳/۳۹ حاضر عدالت ہذا ہو کر جو عذر نسبت درخواست ڈگریدار کے ہو پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری آپ کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۱۰۔ مارچ ۱۹۳۹ء بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم   مہر عدالت

آریہ مشن کی تردید میں بےنظیر کتابیں

(تصانیف حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ایک سو انسٹھ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند کی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب میں قرآن شریف پر کئے تھے ان کا واحد جواب یہی "حق پرکاش" ہے۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۱۲ ار

الہامی کتاب وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو مولانا صاحب موصوف اور ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کی ضخامت ۱۹۲ صفحات ہے، لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲ ار

ترک اسلام اس رسالہ بجواب ترک اسلام میں ان اعتراضوں کا قابلقدر جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے اسلام چھوڑ کر قرآن پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو دیکھ کر خود موصوف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو کر غازی محمود نام رکھا۔ قیمت ۹

کتاب الرحمٰن آریوں کی جدید کتاب کلام الرحمٰن ویدہے یا قرآن" کا مکمل و مدلل جواب جو مولانا صاحب نے اپنی خاص نرالی طرز سے دیا ہے۔ جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹ ر

مقدس رسول آریوں نے ایک رسالہ بنام "رنگیلا رسول" شائع کیا تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر سخت ناپاک اعتراضات کئے تھے۔ اس رسالہ کا معقول مدلل اور متین جواب "مقدس رسول" ہے۔ [illegible] جرائد اور [illegible] قیمت ۸ ر

نکاح آریہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کرکے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے۔ (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض۔ (۲) نکاح کس عمر میں ہو۔ (۳) نکاح کس عورت سے ہو۔ (۴) بیاہ کی قسمیں۔ (۵) نکاح کرنے کا طریق (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق۔ (۷) نکاح دائم لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ۔ (۸) نکاح بیوگان پڑھنے کے لائق ہے۔ قیمت ۳ ر

بحث تناسخ وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو کئی ہفتوں تک مابین مولانا صاحب ممدوح اور ماسٹر آتما رام صاحب دربارہ مسئلہ تناسخ جاری رہا اور آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت ۳ ر

سوامی دیانند کا علم و عقل اس رسالہ میں ثابت کیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے۔ قیمت ۱ مر

حضرت محمد رشی حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کا ثبوت توریت، انجیل اور وید سے ایسے صاف اور صریح طور پر دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۲ ر

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصل الاصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے یعنی مادہ روح اور مسئلہ تناسخ کی قدامت کا معقول دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ ۲ ر

حدوث وید وید منتروں کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ وید قدیم نہیں بلکہ اس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی [illegible] پھیل چکی تھی قیمت ۲ ر

(۳۹۱)

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ، محاورات، قواعد گرامر۔ اور اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارات [illegible] کرنے سے معمولی پڑھا [illegible]

ملیسا اخبار لاہور

کا مطالعہ کیجئے جو عالم اسلام کی ... آزادی
... کا اولین ... ہے ... اخبار ...
... بہترین ...
... کیا ہے ...

... اربعہ

اور ہندوؤں کی نماز و ... مقابلہ کرتے ہوئے ...
... میں شرک اور ... کی نماز میں اصل توحید کا
... دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر
... توحید کوئی نہیں کر سکتا اور یہی اس کے
منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ قیمت ۳/

ہندوستان ... وید ...

شادی ... انگ ... ثابت

... کے مقابلہ میں
... فضیلت حاصل ...

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

حصہ اول

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب ...
... ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص ...
کی صحت و ... کتب کی ورق گردانی ... اطباء و حکماء سے
تبادلہ خیالات اور اپنے ... تجربات کو حکایات ... مجربات ...
... اور کشتہ جات ...
... سوا پانچسو صفحات۔ قیمت تین روپیہ۔
... ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

... پریس امرتسر

اردو ... ہندی۔ گورمکھی ...
خوشنما ...
اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار ...
... چھپوانے ہوں ... بذاتِ خود ...
... فرمائیں۔

المشتہر ... بازار۔ امرتسر

انتصار الاسلام

... مباحث ...

منیجر اہلحدیث امرتسر

دیبا تھ پرکاش

مع ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند ...

... سے ثابت کیا گیا ہے ...
جیا سوز ... کی موجودگی میں ... نہیں
ہو سکتے۔ اصل قیمت ... رعایتی ۱۰/

تحفۃ الہند

مع کتاب ... مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم۔ ... اور
آریوں کے مذہب کا ... ہے کہ جس کی
... ان کے پاس نہیں۔ ہندو دھرم کی ...

... اکسیر ...

... مصنف ... علاج ...
... کی ...